گنبدِ خضرا کی پُر سوز داستان

نوری کتب خانہ
بالمقابل درگاہ نوری بابا عین بٹی کراچی

صلاح الدین محمود

رہے گا یونہی اُن کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

مکتبہ نوریہ رضویہ ○ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

مجموعۂ نعت حصہ اوّل

ہزارہا نعتوں سے عام فہم مگر رقت انگیز ـــــ تقریباً چار سو نعتوں کا انتخاب اعلیٰ چھپائی ۲۵/- مجلد سادہ ۱۲/-

مجموعۂ سلام

اعلیٰ کتابت میں ہزارہا سلاموں سے عام فہم مگر رقت انگیز سلاموں کا انتخاب کاغذ اور چھپائی عمدہ ـــــ مرتب، انیس احمد نوری ـــــ ہدیہ ۱۵/-

غسل کی سُنّتیں

سُنّت طریقہ سے رفع حاجت اور اہم معلومات ـــــ غسل و تیمم کے اہم اور ضروری مسائل جسکا جاننا تمام مسلمان مرد اور خواتین کو ضروری ہے ـــــ سر میں تیل اور کنگا کرنے کی سُنّتیں ـ اعلیٰ چھپائی دو رنگہ ۱۰

اِسلام میں والدین کا مقام

اِس کتاب میں دوسرے غیر مذاہب سے بھی ثابت کیا ہے کہ والدین کا ادب و احترام بہت ضروری ہے ـــــ اسکول اور کالج کے طلباء اور طالبات کیلئے نہایت ضروری دو رنگہ عمدہ چھپائی ۶/-

خاکِ حجاز کے نگہبان

گنبدِ خضریٰ کی تعمیر اور حجازِ مقدس کے دیگر مزارات و مساجد خصُوصاً گنبدِ خضریٰ کی رقت انگیز داستان ـــــ اور دیگر اہم معلوماتی مضامین ـــــ اعلیٰ کاغذ بہت عمدہ کتابت سے مزین ـ بہترین چھپائی ۱۰/- ۸/- نیوز پیپر ۶/-

نوری طغریٰ

چونکہ اللہ اور اللہ کے پیارے رسُول کو افراط و تفریط ناپسند ہے ـ لہٰذا حد سے بڑھنا حد سے گھٹنا ● کسے کہتے ہیں بتاتے یہ ہیں کے عنوان سے اشعار میں گستاخانِ رسُول کے عقائد اہلسنّت پر اعتراضات ـــــ اور اشعار میں ہی جوابات ـــــ غرضیکہ اشعار و نثر میں بے شمار دلائل سے نہایت مختصر لاجواب جوابات ـ آخر میں قومی اسمبلی کیلئے مفید مشورہ اور انعام ـــــ غلامانِ مصطفیٰ کو چاہیئے کہ ہفت رنگہ دیدہ زیب لکھائی اعلیٰ چھپائی سے مزین ـــــ اِس طغرے کو خود بھی مُطالعہ کریں ـــــ دوست احباب کو تحفہ کے طور پر ـــــ اور جلسوں و مساجد میں تقسیم فرمائیں ـــــ اور شیشے کے فریم میں اپنے مکانوں ـــــ دُکانوں ـــــ اور مساجد میں آویزاں کریں ساَت رنگہ سائز ۲۰ × ۱۵، آرٹ کارڈ پر ۱۰/- ـــــ آرٹ پیپر پر

نوٹ ؛ تقسیم کرنیوالے خوش نصیب کو خصُوصی رعایت

ہمدانی ذخیرہ کتب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک بات

مَیں بچپن سے اپنے حواس کے "نقشِ اوّل" کی تلاش میں ہوں۔ اور چونکہ، میرے واسطے، رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی میرے حواس کے لئے باعثِ وجود ہیں اس لئے محض وہی میرے حواس ہی کا نہیں بلکہ میرے ایمان تک کا نقشِ اول بھی ہیں۔

میرا یہ سفر اُن لمحات سے جاری ہے کہ جن میں، ___ مَیں غیب گزار کر ___ اس جہاں میں آیا تھا ___ اور اس وقت تک جاری رہیگا کہ جب میں یہ جہان صرف کر کے دوبارہ غیب میں گزر جاؤں گا ___ مگر اپنے حواس کے ازل کو دریافت کرنے کیلئے اِس جہان کی بُھربُھری خاک پر مجھ کو رسُولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں کے نشان کی ضرورت ہے تاکہ مجھ پر غائب اور موجود ___ دونوں کے راز وا ہو سکیں۔

کیا کسی چٹیل میدان کی کگر پر یا کسی انجان وادی کے خم پر ___ کیا اپنے اندر یا باہر ___ یا پھر اس آئینے کی دھار پر کہ جو اندر اور باہر کو ایک کرتی ہے، مَیں یہ نشان پاسکوں گا ___ ؟ ___ اس کی خبر تو اُن نشانات ہی کو ہے ___ مگر تلاش میرا منصب ہے ___ سو تلاش جاری ہے ___

اس ہی تلاش کی ایک لازم کڑی کے طور پر، ۱۳۹۰ھ اور ۱۳۹۱ھ میں میں نے حجاز کا سفر اختیار کیا تھا۔ زیرِ نظر مضمون اس ہی سفر کا ایک بیان ہے۔

صلاحُ الدّین محمود
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی و نسلّم علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

(۱)

تُرکوں نے حجاز پر اپنے دورِ حکومت کے دوران رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت سے لیکر آپ کے وصال تک کے ہر لمحے سے وابستہ ہر جسمانی ۔ رُوحانی ۔ تاریخی اور جمالیاتی کیفیّت کو آئندہ نسلوں کے واسطے محفوظ کرنیکا ارادہ کیا تھا ۔ یہ کام ایک غیر شعوری سطح پر تو عہدِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی سے جاری تھا ۔ مگر اب کوئی ایک ہزار برس گزر چکے تھے ۔ اور اَب یہ ضروری تھا کہ ایک شعوری اور حتمی سطح پر یہ عمل ہو ۔ اس کام کیواسطے جنون کی حد تک رسُولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت اور انسانی حواس کی حدود تک نفاست اور ذہنی سچّائی کی ضرورت تھی ۔ یہ رحمت تُرک لحن میں موجود تھی اور اسی واسطے وہ اس کام میں تقریباً مکمّل کامیاب ہوئے تھے ۔ ترکوں کا انسانیت پر یہ سب سے بڑا احسان ہے ۔

انکو علم تھا کہ جس خطۂ زمین پر آپکا نزول ہوا اور آپ کا پہلا قدم پڑا کہ جس ہوا کا پہلا سانس آپکے اندر جذب ہوا اور جس نے آپ کی آواز کا گداز پہلی بار برداشت کیا کہ جس ہوا کی سہا سے پہلے پرندے کی پکار آپ تک آئی اور پھر جس خلا کے خم سے چاند اور سورج نے پہلی بار آپ کو اور آپ نے پہلی بار انکو دیکھا کہ جہاں جہاں آپ کی بینائی میں نئے ستاروں کا وقوع ہوا اور جس جس طور آپکی وسیع ہوتی آنکھوں نے ان کی دوہری حرکت کو واحد کر کے اپنے لہو میں سمویا کہ یہ قد آور لمحے ، گوشے ، چپّے اور ہوا اور بینائی ۔ صدا اور شنوائی کے نقشِ اوّل محض رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے نہیں ۔ بلکہ آتی دنیا تک ہر نئے کلمہ گو کے لہو کا اوّل ، ازلی ، آبائی اور اصلی نشان ہیں ۔ اس بات کا انکو مکمل علم تھا ۔ سو اُن تمام چیزوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے انہوں نے پنپ پا کر اس بڑے ہوتے بچّے میں بنو سعد کی خصلت اور محبت سے آغاز کرنیکا ارادہ کیا ۔

حضرت عبدُاللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مگر سب سے پہلے اُنہوں نے مدینہ منورہ میں اُس میدان کا تعین کیا کہ جہاں مرنے سے پہلے ایک خوبرُو اور کم عمر نوجوان نے اپنے گھر سے دُور — بخار کی گرمی اور بے چینی کو مٹانے کے واسطے — ایک شام — چند لمحات کے واسطے گشت کیا تھا — اور پھر اپنی کم سن، خوبصورت اور ہنس مُکھ بیوی کو بیوہ اور ابھی ماں کے بدن ہی میں قائم بچے کو یتیم اور بے سہارا چھوڑ کر اپنی تمنائیں اپنے دل ہی میں لیئے اللہ کو پیارا ہوا تھا — یعنی انتقال کر گیا

مکان مولودُ النّبی پھر اُنہوں نے ایک پہاڑی کوکھ میں اُس چھوٹے سے گھر کا تعیّن بھی کیا تھا کہ جس کی پہلی منزل پر شمال کی جانب قائم ایک چھوٹے بالکل چوکور کمرے میں کہ جہاں چہار آئینوں کی اوٹ میں چہار سمتیں ملتی تھیں، ایک بچہّ کہ جس کو کائنات کی امان تھی — ظہُور میں آیا تھا — پھر اُس بچے کو ایک بزرگ انسان نے اپنے محنت اور سُورج سے کملائے ہاتھوں سے اپنی ایک چادر میں لپیٹا تھا اور وہ پگڈنڈی طے کی تھی کہ جو اللہ کے گھر تک جاتی تھی — وہاں پہنچ کر اُس ضعیف انسان نے چادر میں لپٹے ہوئے نوزائیدہ بچے کو ہاتھوں میں رکھ کر کائنات کی جانب بُلند کیا تھا اور دُعا کی تھی کہ اے خالقِ کائنات اس بچےّ پر رحم فرما — اس واسطے کہ یہ بے آسرا اور یتیم ہے — ترکوں نے اُس شمالی کمرے — اُس آبائی پگڈنڈی اور اُس دعا کے مقام کا بھی نہایت ہی کاوش سے تعیّن کر کے نشان چھوڑا تھا —

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر اُنہوں نے سلی رگوں کے سیاہ پہاڑوں اور اکثر اوقات خاموش ریگستان کے سنگم پر قائم اُس جگہ کو بھی دریافت کر کے محفوظ کیا تھا کہ جہاں اُس دعا کے کوئی چھ برس بعد اپنے جواں مرگ خاوند کی قبر سے واپسی پر اپنے چھ برس کے حیران بچےّ کی اُنگلی پکڑے پکڑے جب اُس کم سن خاتون نے ایک رات کے واسطے پڑاؤ کیا تھا — تو وفات پائی تھی —

اگلے روز حیران آنکھوں والے اُس چھ برس کے بچّے نے اپنی ماں کا چہرہ کہ جس سے اب آہستہ آہستہ وہ مانوس ہو رہا تھا، آخری بار دیکھا تھا اور پھر اپنی ماں کو اپنے کچے کچے ہاتھوں سے انجان خاک میں اُتار کر قافلے کیساتھ اپنے مقصد کیجانب چل پڑا تھا ــــ ترکوں نے اپنی مثالی درستگی، سادگی، صفائی اور خوش اسلوبی سے ایک کتبہ یہاں بھی چھوڑ دیا تھا کہ آنے والوں کو آگاہی ہو کہ معصوم دلوں کی اکیل ہی ہے کہ جو اُنکو وحدت کا ہمراز بناتی ہے ــــ

اُنکا اگلا قدم اُس راستے کا تعین کرنا تھا کہ جس پر اس واقعے کے تین برس بعد یہ بچّہ ایک ضعیف میّت کے ساتھ ساتھ چارپائی کا پایا پکڑ کر سب کے سامنے بلک بلک کر روتا ہوا چلا تھا ــ اُسکو شاید احساس تھا کہ آج کے بعد اس کی اکیل کائناتی وحدت کی اکیل ہے اور آج کے بعد شاید وہ کبھی کھُل کر رو بھی نہ سکے گا ــــ غرض یہ کہ ترکوں نے رسُولِ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی ولادت سے لیکر آپ کے وصال تک کے واقعات کو آنے والی نسلوں کے تاریخی، جمالیاتی اور ایمانی شعور کے واسطے درستگی اور سادگی کیساتھ محفوظ کرنیکا جو بیڑا اُٹھایا تھا، اُس میں وہ ایک بڑی حد تک کامیاب ہوئے ــــ

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے بچپن سے جوانی تک کی سمتوں کا تعین کرنے کے بعد اُنہوں نے غارِ حرا کی چوٹی سے آسمانوں کو دیکھا اور پھر اس اونچے پہاڑ کی نشیبی وادی میں قائم شہر کے ایک گھر کے اُس چھوٹے سے کمرے کا تعین کیا کہ جہاں حیرت پرے سے اپنے نام کی پکار سُننے کے بعد واپس آکر رسُولِ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے آرام فرمایا تھا ــ اور جہاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ پر اپنے مکمل اعتماد سے آپکو اس حد تک حوصلہ دیا تھا کہ جب فتح مکّہ کے بعد آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کہاں قیام کریں گے، تو آپ نے خواہش ظاہر کی تھی کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر کے ساتھ آپکا خیمہ نصب کیا جائے۔ بعض لوگوں کے استفسار پر کہ آخر ایک قبر کے کنارے ایک قبرستان میں کیوں ــــ ؟ ــــ تو آپ نے فرمایا تھا:

"جب میں غریب تھا تو اس نے مجھ کو مالا مال کیا اور جب انہوں نے مجھ کو جھوٹا ٹھہرایا، تو صرف اس ہی نے مجھ پر اعتماد کیا اور جب سارا جہان میرے خلاف تھا، تو صرف اِس اکیلی ہی کی وفا میرے ساتھ تھی"

مکان حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ترکوں کے ماہرین نے پہلے اس گھر کا پھر اُس گھر میں اس کمرے کا تعیّن کیا کہ جہاں مکمل اعتماد کا یہ بنیادی لمحہ گذرا تھا ۔۔۔ یہاں یہ بیان کرنا شاید دلچسپی سے خالی نہ ہو کہ اس کمرے اور اس کمرے کے بارے میں کہ جہاں آپ کا ظہور ہوا تھا، عثمانی حکومت کی جانب سے جو جاری احکامات تھے ۔۔۔ وہ کیا تھے ۔۔۔؟ ۔۔۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر والے کمرے کے بارے میں جاری حکم تھا کہ ہر بار رمضان کا چاند دیکھتے ہی اس میں سفیدی کیجائے ۔۔۔ اور پھر فجر کی اذان تک خواتین باآوازِ بلند قرآنِ کریم کی تلاوت کریں ۔۔۔ جب کہ حضرت عبدُالمطلب کے گھر میں واقع اس شمالی کمرے کے بارے میں احکامات یہ تھے کہ پہلی ربیع الاوّل کو کمرے کے اندر سفید رنگ کیا جائے ۔۔۔ رنگ ساز حافظِ قرآن ہوں ۔۔۔ اور پھر ربیع الاوّل کی اس رات کو جب آپ کا ظہور ہوا، چھوٹے بچّے اس کمرے کے اندر آئیں اور قرآن کی تلاوت کریں ۔۔۔ اگلی صبح پرندے آزاد کرنیکا حکم اور رواج تھا ۔۔۔

سو جہاں انہوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان اور مقبرے کا تعیّن کیا ۔۔۔ وہاں انہوں نے بنُو ارقم کی بیٹھک کو محفوظ ۔۔۔ ورقہ بن نوفل کی دہلیز کو پختہ اور حضرت اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا کے آنگن کی نشاندہی بھی کروائی ۔۔۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مکّے اور مدینے میں قائم اُن ازلی قبرستانوں کو کہ جن میں خانوادۂ رسُول کے بیشتر افراد ۔۔۔ اصحاب کرام ۔۔۔ اور ان کے خاندان ۔۔۔ اور چیدہ ترین بزرگانِ دین قیامت کے منتظر سوتے تھے ۔۔۔ صاف ستھرا اور پاک کروایا ۔۔۔ اور پھر نہایت ہی سلیقے سے قبروں کی نشاندہی کر کے مکمل نقشے مرتّب کروائے ۔۔۔

احتیاط کی انوکھی مثال

اِن تمام کاموں میں تُرکوں کا طریقہ کار بہت مؤثر اور یکتا ہوتا تھا ___ مثال کے طور پر جب ترک حجاز پہنچے، تو مسجدِ بلال جو کہ خانہ کعبہ کے سامنے ایک پہاڑ پر واقعہ ہے، صدیوں کی غفلت کی وجہ سے تقریباً مٹّی اور پتھر کا ڈھیر ہو چکی تھی ___ اس چھوٹی سی مسجد کو اس کے اصلی خطوط پر دوبارہ تعمیر کرنیکے واسطے جو طریقہ اختیار کیا گیا، وہ یہ تھا ___ پہلے تمام مٹّی کو الگ کر لیا گیا ___ اور پھر تمام چونے کو ___ اور اس کے بعد تمام اصلی پتھروں کو ___ اسکے بعد مٹّی اور چُونے کو پیس کر ___ اور نہایت ہی باریک چھلنیوں سے چھان کر الگ الگ تیار کر لیا گیا ___ بجھے ہوئے چونے کا کیمیائی تجزیہ کر کے اُسکے اجزار معلوم کیئے گئے ___ پھر اُن اجزار کے اصلی اور پُرانے ماخذ دریافت کرنے کے بعد ایک ہی ماخذ کے نئے اور پُرانے چونے کو ملا کر اور مزید طاقتور بنا کر چُنائی کے واسطے استعمال کیا گیا ___ پتھر بھی اپنی تراش، کیفیت اور ساخت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے تقریباً اُسی طرح اور اُسی جگہ نصب ہوئے کہ جہاں پہلی مرتبہ عہدِ نبوی کے فوراً بعد نصب ہوئے تھے ___ اسی طرح وہی مٹّی ___ وہی گارا ___ اور وہی چُونا ___ اور وہی پتّھر بالکل اُسی طرح استعمال ہوا جیسا کہ صدیوں پہلے مسجد کی تعمیر اوّل میں استعمال ہوا تھا ___ مسجد نئی بھی ہو گئی ___ اور اپنے اصلی اور اوّل خطوط پر قائم بھی رہی ___ یہ ترکوں کے طریقہ کار کی محض ایک اور قدرے معمُولی مثال ہے ___

جب ۵۳ برس مکّے میں بیت گئے اور زمین کی گردش اس شہر کو ایکبار پھر وہیں لے آئی کہ جہاں وہ ۵۳ گردشوں پہلے تھا، تو نئے ستاروں کا وقوع ہوا تھا اور رسولِ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مدینے کا رُخ کیا تھا سو ترک بھی اس آبائی راستے پر چل نکلے تھے۔

غارِ ثور

غارِ ثور کو انھوں نے کچھ نہ کیا ___ اور یہی مناسب سمجھا کہ نہ تو اسکے جالے صاف کریں ___ اور نہ ہی کبوتروں کے صدیوں پرانے گھونسلوں کے

جھاڑ جھنکاڑ کو کاٹیں یا ہٹائیں —— غارِ ثور کو اُنھوں نے مکڑیوں اور کبوتروں کے سپرد ہی رہنے دیا کہ اب جائز طور پر وہی اُس گوشے کے مالک اور حقدار تھے —— غارِ حرا تک کی نہایت ہی مشکل چڑھائی کو بھی اُنھوں نے آسان بنانے کی کوئی کوشش نہ کی —— تاکہ چڑھنے والوں کو چوٹی تک پہنچنے کے جتن کا احساس برابر ہوتا رہے —— ہاں اتنا ضرور کیا کہ دو تہائی چڑھائی پر ایک نہایت سادہ سی ناند بنادی تاکہ بارش کا پانی کبھی کبھی جمع ہو سکے اور بچے، بوڑھے اور عورتیں اگر چاہیں، تو چڑھائی کے دوران اپنی پیاس بجھا سکیں ——

بنو نجّار کی بچیوں کے گیت

اس کے بعد انھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے گھر سے لے کر مدینے کے اطراف میں قائم بنو نجّار کی کچی بستی تک ہجرت کے راستے کا حتمی تعین کر کے نقشہ مُرتّب کیا —— تُرک جب حجاز پہنچے، تو بنو نجّار تتر بتّر ہو چکے تھے۔ پھر بھی ترکوں نے بچے کھچے لوگوں کو تلاش کیا اور سینہ بہ سینہ محفوظ، اُن کے لوک گیتوں کو پہلی بار قلم بند کر کے باقاعدہ محفوظ کیا ——

مسجدِ قبا اور کنواں

مسجدِ قبا کو نہایت ہی ہُنر سے بحال کرنے کے بعد وہ کچھ دیر اس کنوئیں کی مُنڈیر پر بھی ستانے کو بیٹھے کہ جہاں ہجرت کے بعد پہلی نماز ادا کر کے رسُولِ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے قیام فرمایا تھا —— اور جس کے، آپ کو دیکھ کر آپ سے آپ اونچے ہوتے پانی میں آپ نے اپنے چہرے کا شفّاف عکس دیکھ کر، پہلے ایک لمحہ توقف، اور پھر مُسرّت کا اظہار فرمایا تھا ——

اس کنوئیں سے اب راستہ مدینے کو جاتا تھا —— مدینے کے اُس میدان تک جاتا تھا کہ جہاں آپ کی آمد سے کوئی ۵۳ برس پہلے، ایک شام مرنے سے پہلے ایک خوبرو اور کم عمر نوجوان نے اپنے گھر سے دُور اپنے بخار کی گرمی اور بے چینی کو مٹانے

کے لئے چند لمحات کے واسطے گشت کیا تھا ــــ اور پھر اپنی کم سن، خوبصورت اور ہنس مکھ بیوی اور ابھی ماں کے بدن ہی میں قائم بچے کو یتیم اور بے سہارا چھوڑ کے اپنی تمنائیں اپنے دل ہی میں لئے اللہ کو پیارا ہو گیا تھا ــــ ایکبار پھر وہی میدان تھا۔ مسجدِ نبوی کو اب یہاں تعمیر ہونا تھا۔

تعمیری ہُنرمندوں کی تلاش

مسجد نبوی

مسجد نبوی کی تعمیر بھی ایمان ــــ ہُنرمندی ــــ پاکیزگی ــــ اور نفاستؔ کی عجیب اور انوکھی داستان ہے ــــ

پہلے پہل برسوں تک تو ترکوں کو ہمّت نہ ہوئی کہ وہ مسجدِ نبوی کی تعمیر کریں اُن کے نزدیک یہ کائناتی اور انسانی حدود سے ماورا طاقتوں کے بس کا عمل تھا ــــ اور وہ محض انسان تھے ــــ مگر جب انسان سچّی محبّت کرتا ہے تو وہ اپنے آپ سے باہر قدم دھرنے کی ہمّت بھی پا جاتا ہے ــــ سو اپنی محبّت کی سچّائی کے سہارے انہوں نے یہ کام شروع کرنیکا ارادہ کیا ــــ ترکوں نے اپنی وسیع سلطنت اور پھر پورے عالم اسلام میں اپنے اس ارادے کا اعلان کیا ــــ اس کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے یہ اعلان بھی کیا کہ اس حتمی کام کے واسطے اُن کو عمارتؔ سازی ــــ اور اُس سے متعلقہ علوم اور فنون کے ماہرین درکار ہیں ــــ یہ سُننا تھا کہ ــــ ہندوستان، افغانستان، چین، وسطی ایشیا، ایران، عراق، شام، مصر، یونان، شمالی اور وسطی افریقہ کے اسلامی خطّوں ــــ اور نہ جانے عالم اسلام کے کِس کِس کونے اور کِس کِس چپّے سے نقشہ نویسؔ ــــ مُعمار، سنگ تراش ــــ بنیادیں زمین کی زندہ رگوں تک اُتارنے کے ماہر ــــ چھتوں اور سائبانوں کو ہوا میں معلّق کرنے کے ہُنرمند ــــ خطّاط ــــ پچّہ کار ــــ شیشہ گر ــــ اور شیشہ ساز ــــ کیمیاگر ــــ رنگ ساز ــــ اور رنگ شناسؔ ــــ ماہرینِ فلکیات

اور نہ جانے کن کن عیاں ہواؤں کے رُخ پر عمارتوں کی دھار کو بٹھانے کے ہُنر مند ـــــ اساتذہ ـــــ پیشہ ور اور ہُنر مندوں نے اور کیسے کیسے پوشیدہ علوم کے ماہرین ـــــ دنیائے اسلام کے گوشے گوشے میں اپنے اہل وعیال کو سمیٹا اور اس ازلی بلاوے پر قسطنطنیہ کی جانب روانہ ہو گئے ـــــ کہیں بے حد دُور، ایک چٹیل ریگستان میں جنّت کی کیاری کر اُن کے رسُول کی قیام گاہ پر تعمیر ہونی تھی اور وہ اور اُن کے ہُنر آب ہر کنارے ـــــ طرح اس کام کے واسطے وقف تھے ـــــ

ہُنر مندوں کی بستی

ترکوں کو اس والہانہ کیفیت کی ایک حد تک اُمید تھی، مگر پھر بھی کہا جاتا ہے کہ اس اجتماعی بے اختیاری اور مکمل اطاعت پر ان تک کو تعجب ضرور ہوا تھا ـــــ بہر کیف اُن کی تیّاریاں بھی مکمّل تھیں۔ عثمانی حکومت کی تقریباً ہر شاخ ـــــ اعلان سے پہلے ہی حرکت میں آچکی تھی ـــــ اور حکومت کے اہل کار اپنی حدُود میں اور سفیر دوسرے اسلامی ممالک میں اس انداز اور ارادے کے تمام لوگوں کی اعانت کے لئے تیّار تھے ـــــ ان اہل کاروں اور سفیروں کو یہ احکامات تھے کہ وہ ان تمام ماہرین اور ان کے ہمراہ ان کے اہل وعیال کو ـــــ اگر وہ چاہیں تو قسطنطنیہ تک کے راستے میں ہر طرح کی سہولت فراہم کریں ـــــ ادھر سُلطانِ وقت کے حکم سے قسطنطنیہ سے چند فرسنگ باہر میدانوں میں ایک خود کفیل اور کُشادہ بستی تیّار ہو چکی تھی ـــــ سو پھر جب ان یکتائے روزگار لوگوں کے قافلے پہنچنے شروع ہوئے، تو اُن کو اُن کے روزگار کے اعتبار سے اس نئی بستی کے الگ الگ محلّوں میں بسایا جانے لگا ـــــ اور حکومت مکمل طور پر ان کی کفیل ہوئی ـــــ

احتیاط در احتیاط

اس عمل میں کوئی پندرہ ۱۵ برس گزر گئے، مگر اب یہ یقین سے کہا جا سکتا تھا کہ اس بستی میں اپنے وقتوں کے عظیم ترین فنکار جمع ہو چکے ہیں ـــــ اب خود سُلطانِ وقت اس نئی بستی میں گیا ـــــ اور

اُس نے خاندانی سربراہوں کا اجلاس طلب کر کے منصُوبے کا اگلا حصّہ اُن کے سامنے رکھا۔ منصُوبے کا اگلا حصّہ اِس طرح تھا ___ ہر ہُنر مند اپنے سَب سے ہونہار بچے یا بچّوں (اولاد نہ ہونے کی صُورت میں ہونہار ترین شاگرد) کا انتخاب کر کے ___ اور اس بچّے کے جوان ہو کر پختہ عمر تک پہنچنے تک اُس کے بدن اور لحن میں اپنا مکمل فن منتقل کر دے ___ اِدھر حکومت کا ذمّہ تھا کہ وہ اس دوران اس اندازے کے اتالیق مقرر کرے کہ وہ ہر بچّے کو پہلے قرآنِ کریم پڑھائیں ___ اور پھر قرآن حفظ کروائیں ___ ساتھ ساتھ بچہ شہ سواری بھی سیکھے ___ اس تمام تعلیم، تربیت اور تیاّری کیلئے ۲۵ برس کا عرصہ مُقرر کیا گیا ___ اس منصُوبے پر ہر ایک نے لبّیک کہا ___ اور صبر، محنت محبّت اور حیرت کا یہ بالکل انوکھا عمل شروع ہوا ___

یہ احتیاطیں اسلئے

چنانچہ ۲۵ برس بیت گئے ___ اور ان انوکھے ہُنر مندوں کی ایک نئی ___ اور خالِص نسل نشو ونما پا کر تیاّر ہو گئی۔ یہ تیس ۳۰ سے چالیس۴۰ برس عمر کے مخصوص ___ اور نیک اطوار نوجوانوں کی ایک ایسی جماعت تھی کہ جو محض اپنے اپنے آبائی اور خاندانی فنون ہی میں یکتا ___ اور عُنقا نہیں تھے بلکہ، اِس جماعت کا ہر فرد حافظِ قرآن ___ اور فعاّل مُسلمان (متّقی پرہیز گار) ہونے کے علاوہ ___ ایک صحتمند نوجوان ___ اور اچھّا شہسوار بھی تھا ___ بچپن کے لمحۂ اوّل سے ان کو علم تھا کہ وہ چیدہ لوگ ہیں کہ جن کو ایک روز کہیں بیحد دور ___ ایک چٹیل ریگستان میں ___ جنّت کی کیاری کے کنارے ___ اپنے رسُول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی قیام گاہ کے گرد ایک ایسی کائناتی عمارت تعمیر کرنی ہے کہ جو آسمان کی جانب اس زمین کا واحد نشان ہو ___

ترکوں کے اعلانِ اوّل سے لے کر اَب تک کوئی تیس ۳۰ برس سے زیادہ بیت چکے تھے ___ اور مسجدِ نبوی کے مُعمار جن کی تعداد کوئی پانچ سَو ۵ کے لگ بھگ

بتائی جاتی ہے، تیار تھے ـــــــ

جس پہاڑ کا پتھر لیا گیا اُس پہاڑ کا پتھر کوئی اور استعمال نہ کر سکے۔

ایک طرف تو ہنرمندوں کی یہ جماعت تیار ہو رہی تھی ـــــ اور دُوسری طرف ترک حکومت کے اہلِ کار عمارت کے واسطے سازو سامان اکٹھا کرنے میں ایک خاص قرینے کے ساتھ مصروف تھے ـــــ حکومت کے شعبۂ کان کنی کے ماہرین نے خالص ـــــ اور عُمدہ رگ و ریشے کے پتّھر کی بالکل نئی کانیں دریافت کیں کہ جن سے صرف ایکبار پتّھر حاصل کر کے اُن کو ہمیشہ کیلئے **بند** کر دیا گیا ـــــ اور اُن کانوں کی جائے وقوع کو اس حد تک صیغۂ راز میں رکھا گیا کہ آج تک کسی کو علم نہیں ہے ـــــ کہ مسجدِ نبوی ـــــ میں استعمال ہونے والے پتّھر کہاں سے آئے تھے ـــــ بالکل نئے اور اَن چھوئے جنگل دریافت کئے گئے ـــــ اور ان کو کاٹ کر ان کی لکڑی کو بیس برس تک حجاز کی آب و ہوا میں آسمان تلے موسمایا گیا ـــــ رنگ سازوں نے عالمِ اسلام میں اُگنے والے درختوں ـــــ اور خاکی و آبی پودوں سے طرح طرح کے رنگ حاصل کئے ـــــ اور شیشہ گروں نے شیشہ بنانے کیلئے حجاز ہی کی ریت استعمال کی ـــــ پچّہ کاری کے قلم ایران سے بن کر آئے ـــــ جب کہ خطّاطی کیلئے نیزے دریائے جمنا ـــــ اور دریائے نیل کے پانیوں کے کنارے اُگائے گئے ـــــ غرض یہ کہ جب تک ان ہُنرمندوں کی جماعت تیار ہوئی، اُن ہی کے بزرگوں کی خاص طور پر تیار کردہ ٹولیوں نے عمارتی سامان بھی فراہم کر لیا ـــــ یہ سارا عمارتی سامان بمع ہُنرمندوں کی جماعت کے ـــــ نہایت ہی احتیاط سے پہلے خشکی ـــــ پھر سمندر اور پھر خشکی کے راستے حجاز کی سرزمین تک

پہنچادیا گیا کہ جہاں مدینے سے چار فرسنگ دُور ایک **نئ بستی** اِس تمام سامان کو رکھنے اور ہُنرمندوں کے تعمیر کے دوران رہنے سہنے کیلئے پہلے ہی تیار ہو چکی تھی۔

احتیاط یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر تعمیر مدینے میں ہونی تھی، تو پھر ___ سازو سامان مدینے ہی میں رکھا جاتا ___ آخر یہ چار فرسنگ (۱۲ میل) دُور کیوں ___؟ ___ اِس کی وجہ ترک یہ بتاتے ہیں کہ ___ آخر ایک بہت بڑی عمارت تیّار ہونی تھی کہ جس کے واسطے مختلف جسامت کے ہزاروں پتھر کاٹے جانے تھے ___ بڑے بڑے مچان ٹھوک ٹھاک کر تیّار ہونے تھے ___ اِسکے عَلاوہ بھی بہت سے ایسے ضروری عماراتی عمل ہونے تھے کہ جن میں **شور** کا بے حد امکان تھا ___ جبکہ وہ چاہتے تھے کہ عمارت کی تعمیر کے دوران مدینہ منوّرہ میں ذرّہ برابر بھی کوئی شور نہ ہو ___ اور جس فضا نے ہمارے رسُول کی آنکھیں دیکھیں، اور آواز سُنی ہوئی تھی ___ وہ اپنی حیا ___ سکون ___ اور وقار قائم رکھّے ___

سو ہر ایسا کام کہ جس میں ذرا بھی شور کا امکان تھا ___ مدینۂ طیّبہ سے چار فرسنگ کے فاصلے پر ہوا ___ اور پھر ہر چیز کو ضرورت کے مطابق مدینے لے آیا گیا ___ ایک ایک پتھّر پہلے وہیں کاٹا گیا ___ اور پھر مدینے لاکر نصب کیا گیا ___ کبھی ایسا بھی ہوا کہ چُنائی کے دوران کسی پتّھر کی کٹائی ذرا زیادہ ثابت ہوئی یا کوئی مچان یا جنگلا چھوٹا یا بڑا پڑا ___ تو اُس کو عُجلت میں ٹھوک بجا کر ___ وہیں رسُول کے سرہانے ٹھیک نہ کیا گیا ___ بلکہ چار فرسنگ دُور کی بستی لے جاکر اور درست کر کے دوبارہ مدینے لایا گیا ___ یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ ___ اُس دور میں ذرائع مواصلات کیا تھے ___؟ ___ بھاری بوجھ ___ نہایت سُست رفتاری ___ اور صبر سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا تھا۔ اور انسانی نقل و حمل کے واسطے سب سے تیز رفتار سواری گھوڑے کے عَلاوہ

نور اور زندگی

ہنرمندوں کو دو حکم

سو جبکہ سارا عمارتی سامان اپنی خام شکل میں مدینے کے مضافات والی بستی میں پہنچ گیا اور پھر پانچسو کے لگ بھگ ہنرمندوں کی جماعت نے بھی اسی بستی میں آن کر سکونت پالی، تو سب کچھ اب اس جماعت کے سپرد کر دیا گیا ــــ اپنے فنون کے استعمال اور اپنے تخلیقی عمل میں یہ فنکار و ہنرمند بالکل آزاد تھے ــــ صرف دو احکامات ان کو دیئے گئے ــــ **اوّل** یہ کہ تعمیر کے لمحۂ اوّل سے لے کر لمحۂ تکمیل تک اس جماعت کا ہر ہنرمند اپنے کام کے دوران باوضو رہے ــــ اور **دوم** یہ کہ اس دوران وہ ہر لمحہ تلاوتِ قرآن جاری رکھے ــــ

سو باوضو حافظِ قرآن ہنرمندوں کی یہ جماعت پورے پندرہ برس تک مسجدِ نبوی کی تعمیر میں مصروف رہی ــــ اور پھر ایک صبح آئی کہ مسجدِ نبوی کے خلائی نشان کی چوٹی سے فجر کی اذان اٹھی، زمین سے نہایت ہی پھرتیلے اور ایمان سے اُگی اس عمارت کے مکمل ہونے کا اعلان کر دیا ــــ اب خلا محفوظ بھی تھا اور آزاد بھی ــــ

یہ عمارت کیسی ہے، کیا ہے، کہاں ہے اور کہاں لے جاتی ہے؟ اس کے بارے میں تو انشاء اللہ تعالیٰ الگ کتاب لکھوں گا ــــ یہاں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ عمارت اس جہان میں ہوتے ہوئے بھی اس جہاں میں نہیں ہے ــــ اپنے آپ میں قائم رہ کر اس عمارت کو تو دیکھو تو یہ کہیں اور ہے ــــ اپنے آپ کے باہر قدم دھر کے اسکو دیکھو تو یہ کہیں اور ــــ اور ہم تجھ اور میں ــــ پتھر ــــ خلا ــــ ہوا ــــ آواز ــــ لحن ــــ نیت ــــ ایمان اور نور نے مل کر صبر کی ایک نئی بُنت کی ہے ــــ متوازی اوقات اگر رنگ برنگ کے دھاگے ہیں تو ان کی بُنت میں بے رنگ کا دھاگا اس عمارت کا نور ہے جو اس بُنت کو محض معنی ہی نہیں دیتا، بلکہ اوقات کا ایک دوسرے ایک جائز اور تخلیقی رابطہ بن کر اوقات کو ایک مرکز بھی فراہم کرتا ہے اور اوقات کے اس مرکز سے

ہم کو اپنے رسُول کی آواز ـــــ یوں آتی ہے کہ جیسے خلا محفوظ بھی ہو اور آزاد بھی ـــــ کہ جیسے آواز پرندہ بھی ہو اور لہُو بھی ـــــ کہ اندھیرے میدانوں میں کبھی نور کا شجر اُگے، تو کبھی نور کی وادیوں میں اندھیرا خود ایک شجر ہو کہ جیسے نور محض نور ہی نہ ہو ـــــ بلکہ نور کا منبع بھی ہو ـــــ سو جب ریاض الجنۃ میں اس خلا کے خم پر اپنے رسُول کے سرہانے بیٹھو، تو کشف ہوتا ہے کہ آخر محبّت کے کیا معنیٰ ہیں ـــــ؟ ـــــ اور نیّت کی کیا حدُود ـــــ اور پھر وہ بے نام ہُنرمند یاد آتے ہیں کہ جنکو اپنے ہُنر سے اِس لئے محبّت بھی کہ وہ ان کے رسُول کے واسطے تھا کہ جنہوُں نے اس چٹیل میدان میں اس جنّت کی کیاری کے کنارے اپنے رسُول کی قیام گاہ کی حیا ـــــ سکون اور حیرت کو قائم رکھتے ہوئے اس عمارت کو اس خلائے کے خم پر تعمیر کیا تھا کہ آج اس عمارت میں محض اُن کا ہُنر ہی نہیں ـــــ بلکہ اُن کے ہُنر کا غیب بھی محفوظ ہے ـــــ اور پھر ترکوں کے واسطے دُعا ہمارے پور پور سے بُلند ہوتی ہے ـــــ

۲

عیسائی اور یہُود کے آلہ کاروں کا اسلامی یادگاروں سے رویّہ

پھر کئی صدیاں بیت گئیں ـــــ

اندرونی سازشوں ـــــ اور بیرونی نیّتوں کے دباؤ کے تحت پُرانی حکومتیں کمزور اور نئی حکومتیں اور طاقتیں ظہور میں آتی رہیں ـــــ پھر جب بیسویں صدی کا آغاز ہوا ـــــ تو پہلی جنگِ عظیم شروع ہوئی ـــــ اِس جنگ میں عثمانی حکومت نے انگریز، فرانسیسی اور اطالوی طاقتوں کے خلاف جرمن قوم کا ساتھ دیا ـــــ ۱۹۱۸ء میں ترک جرمن محاذ کو شکست ہوئی اور فتح پانے والوں نے جہاں جرمنی کے ٹکڑے کر کے، شکست کے ساتھ ساتھ اس کے اجتماعی وقار کو خاک میں ملایا ـــــ وہاں ترکمانی

ناموس بھی خون کے ساتھ ساتھ بہہ کر خاک میں شامل ہو گیا ـــــ اور عثمانی حکومت کی کُشادہ حدُود بھی فاتح ٹولے کے تصرّف میں آگئیں ـــــ اپنی نو آبادیاتی خواہشات کو آگے بڑھانے کیلئے اس فاتح ٹولے نے عُثمانی سلطنت کے خطّوں پر حکومت کرنے کے دو طریقے رائج کئے ـــــ پہلا طریقہ براہِ راست حکومت تھا ـــــ اور جہاں براہِ راست حکومت ممکن نہ تھی ـــــ وہاں ایک خاص منصُوبے کے تحت ایسے قبیلوں، سیاسی جماعتوں یا افراد کو سہارا یا طاقت دینا طے پایا تھا کہ جن کی وساطت سے محض دائرۂ اثر ہی کو قائم نہ رکھا جا سکے، بلکہ ہو سکے، تو ملّتِ اسلامیہ میں مزید انتشار اور کشیدگی بھی پھیلائی جا سکے ـــــ

تُرکوں کی جنگِ عظیم میں شکست کے بعد جزیرہ نمائے عرب میں جن طاقتوں نے، علاقائی افراتفری کا فائدہ اُٹھا کر کھلم کُھلا ہاتھ پاؤں نکالنے شروع کر دیئے تھے ـــــ ان میں صُوبہ نجد کے ایک پیشہ ور باغیوں کا سعود نامی قبیلہ بھی شامل تھا ـــــ جنگِ عظیم کے دوران ہی یہ لوگ ایک خُفیہ مُعاہدے کے تحت انگریزوں سے مل چکے تھے ـــــ اس مُعاہدے کی رُو سے انگریز یہ چاہتا تھا کہ جنگِ عظیم کے دَوران یہ قبیلہ اپنی بغاوتوں، حملوں جنگوں اور چھاپوں وغیرہ سے تُرکوں کو اتنا تنگ کرے اور برسرِ پیکار رکھے کہ وہ مشرقِ وسطیٰ میں انگریز حملہ آوروں کیطرف پوری طرح دھیان نہ دے سکیں ـــــ اسکے عوض انگریز نے عہد کیا تھا کہ اگر وہ جنگ جیت گیا تو وہ پہلے نجد اور پھر جزیرہ نمائے عرب پر اس نجدی قبیلے کا تسلّط قائم کرنے میں اُن کی مدد کریگا ـــــ مگر یہ انگریز کا عہد تھا جو کم از کم دو طرفہ تو ضرور ہوتا ہے ـــــ سو یہی عہد انہوں نے حجاز کے حسینی قبیلے سے بھی کیا ہوا تھا ـــــ بس جو چیز دونوں عہد ناموں میں مشترک تھی، وہ تھی تُرکوں کی شکست ـــــ اور جزیرہ نمائے عرب سے انخلاء ـــــ

بہر کیف تُرکوں کی ہار کے بعد ان فاتح طاقتوں (اور بعد میں مریکہ) کے ایماء

اور امداد پر سعودیوں نے اپنے علاقائی حریفوں کو آخر کار شکست دیکر ۱۹۲۱ء میں صوبہ نجد پر اپنی عملداری اور بادشاہت کا اعلان کر دیا ــــــ عالمی جنگ کے اختتام پر ہی ترکوں نے حجاز کا نظام حجاز کے سربراہ قبیلے کے سردار کے سپرد کر کے اپنی فوجیں حجاز سے واپس بلالی تھیں ــــــ اُنکا کہنا یہ تھا کہ جنگ میں شکست کے بعد وہ حجاز میں اپنی حکومت صرف فوجی طاقت کے ذریعے قائم رکھ سکتے ہیں ــــــ اِس کا مطلب یہ ہوگا کہ کسی حملے کی صورت میں خاکِ حجاز پر لہو بہانا لازم ہو جائیگا ــــــ اور خدانخواستہ مکّے اور مدینے میں گولی چلانی لازمی ہو جائیگی ــــــ یہ کیفیت ترک لحن اور خصلت کے بالکل برعکس تھی ــــــ سوچ بچار کے بعد حجاز کے ترک گورنر کا حکم ہوا تھا اور ترکوں نے خانہ کعبہ کے گرد آخری طواف کر کے مسجدِ نبوی کی دہلیز کو آخری بار چوما تھا ــــــ اور خاکِ حجاز سے ہمیشہ کے لئے چلے گئے تھے ــــــ

نجدی قذّاقوں کے کارناموں کی چند جھلکیاں ــــ!

اب اہلِ نجد اور اہلِ حجاز ــــــ دونوں جزیرہ نمائے عرب کی بادشاہت کے خواہاں تھے ــــــ اور دونوں کو انگریز کی حمایت حاصل تھی ــــــ اس سیاسی خلا کو سعودیوں نے پُر کیا ــــــ اور ۱۹۲۴ء میں مکّے پر اور ۱۹۲۵ء میں مدینے اور جدّے پر قبضہ جمانے کے بعد اِس نجدی قبیلے کی سردار نے ۱۹۲۶ء میں نجد و حجاز کی بادشاہت کا اعلان کر دیا ــــــ یہاں سے حجاز پر سعودیوں کے دَور کا آغاز ہوتا ہے ــــــ یہ دَور ابھی تک جاری ہے ــــــ

آخر یہ سعودی کون ہیں ــــــ ؟

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے جزیرہ نمائے عرب کے ایک مشرقی صوبے نجد سے اُن کا تعلق ہے ــــــ آپ کو یاد ہو گا کہ رسولِ پاک صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے وقتوں میں جس قبیلے نے سب سے آخر میں اسلام قبول کیا تھا ــــــ اور پھر آپکے

دصال کے فوراً بعد جو قبیلہ اسلام سے منحرف ہو گیا تھا ـــــ وہ یہی سعودیوں کا قبیلہ تھا ـــــ آپ کو یہ بھی یاد ہو گا کہ ـــــ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان ہی کی سرکوبی کے لئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لشکر کیساتھ نجد روانہ کیا تھا ـــــ اور جنگ میں مکمل شکست پانے کے بعد اُن میں سے کچھ پھر سے اسلام لے آئے تھے ـــــ اس موقع پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس علاقے میں ایک مسجد بھی تعمیر کی تھی ـــــ اس مسجد کے آثار ایک کھنڈر کی صورت میں ابھی تک قائم ہیں ـــــ نسبیات کے جدید ماہرین کا کہنا ہے کہ مسیلمہ بن کذاب کا تعلق بھی اسی قبیلے یا اس قبیلے کی ایک مرکزی شاخ سے ہے ـــــ ہو سکتا ہے کہ یہ ہیبت ناک بات غلط ہو، مگر حجاز میں اقتدار سنبھالتے ہی جو بد سلوکی انہوں نے رسُولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سے وابستہ تاریخی ـــــ جمالیاتی ـــــ رُوحانی ـــــ جسمانی ـــــ اور معاشرتی نشانات کے ساتھ کی ہے ـــــ اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ علم نسبیات کے ماہرین کا یہ کہنا غلط نہیں ہے ـــــ

پھر اٹھارہویں صدی کے اوائل میں ایک شخص محمد ابن عبدالوہاب نے انہی میں سر اٹھایا ـــــ ان کی بلا سوچے سمجھے کاٹنے والی تلوار کو اسکی تقریر کی سہار ملی ـــــ اور اس کی تقریر کو کہ جس پر بیمار دماغ کی بڑ سمجھ کر کوئی کان نہ دھرتا تھا ـــــ ان کی تلوار اور شاطرانہ خصلت کی سہارے طاقت حاصل ہوئی ـــــ حتیٰ کہ اٹھارہویں صدی کے وسط تک محمد ابن عبدالوہاب اور اس کے سعودی سرپرست کی اتنی ہمت ہوئی کہ ان دونوں نے مل کر عالم اسلام کے ہر بادشاہ اور فرماں روا کو خطوط بھیجے ـــــ ان خطوط میں اور باتوں کے بعد ٹیپ کے بند کے طور پر مندرجہ ذیل عبارت درج تھی ـــــ

> "اللہ ایک ہے اور محمد اس کے بندے اور رسُول ہیں ـــــ مگر محمد کی تعریف کرنا ـــــ اُن کی تعظیم کرنا کوئی ضروری نہیں ہے ـــــ"

آج تک سعودی لہو کی خصلت یہی ہے ـــــــــ

سو حجاز پر قبضہ جمانے کے فوراً بعد ہی جو سب سے پہلا کام سعودیوں نے کیا تھا، وہ حجاز کے طول وعرض سے رسُولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک کو محو کرنیکا تھا ـــــــ مسجدِ نبوی ـــ خانہ کعبہ کی مسجد ـــ اور اس کے علاوہ جہاں جہاں اور جس جس عمارت اور مسجد پر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامِ پاک نہایت ہی فن اور محبت سے **جائز کُندہ** تھا اس کو نہایت ہی **بھونڈے** پن سے مٹا دیا گیا ـــ ایمان ـــ محبت، فنِ خطاطی، اور دیگر فنون لطیفہ کے اُن نادر نمونوں پر کہیں تارکول پھیر دیا گیا ـــ اور کہیں اُن پر پلستر تھوپ دیا گیا ـــ اکثر اوقات لوہے کی چھینی ـــ اور ہتھوڑے کا استعمال بھی کیا گیا، اِس بے مثال گستاخی اور وندالیت کے نشانات آج تک حجاز کے طول وعرض میں اور خاص طور پر خانہ کعبہ کی پُرانی مسجد ـــ اور مسجدِ نبوی کے در و دیوار دیکھے جا سکتے ہیں۔

اس کے بعد سعُودیوں نے ایک باقاعدہ نظام کے تحت حیاتِ طیبّہ سے مُنسلک تقریباً ہر تاریخی ـــ جمالیاتی ـــ رُوحانی ـــ جسمانی ـــ اور معاشرتی نشان کو اپنی ذہنی قلّت ـــ اور قلیل تر عقیدے کا ہدف بنایا ـــــــ

جنّتُ الاولیٰ اور جنّتُ البقیع کے قبرستان کہ جنکی بھُربھُری خاک میں ـــــــ حضرت عبدُالمطلب ـــ ابوطالب ـــ ورقہ بن نوفل ـــ حضرت خدیجۃُ الکبریٰ ـــــــ حضرت عبّاس ـــ حضرت حلیمہ سعدیہ ـــ اُمہاتُ المؤمنین ـــ آپ کی صاحبزادیاں۔ آپ کے صاحبزادگان ـــ اور خانوادہٗ رسُول کے دیگر افراد ـــ اصحاب کرام ـــ اور اُن کے پورے پورے خاندان ـــ مشائخ و صُوفیائے کرام ـــ ناموران اسلام ـــ اور دو جہانوں کی چہار سمتوں سے محبّت اور ایمان کی خاطر آئے ہوئے اَن گنت گمنام مُسلمان سکون اور شائستگی سے سوتے تھے ـــ لوہے کے مشینی ہل چلا کر کھود ڈالے گئے، اور پھر پٹیلا پھروا کر برابر کر دادیئے گئے ـــ بعد میں جنّتُ البقیع کے سامنے سڑک کے

پار قائم شہدائے کرام کے مزار تک کو چوڑا کروانے کی نذر ہوئے ـــــ اور حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب کے مزار اور تابوت کو ایک بازار کی توسیع کے دوران راتوں رات غائب کر دا دیا گیا ـــــ نہ ابوطالب کا محلہ رہا ـــــ نہ ورقہ بن نوفل کی دہلیز ـــــ نہ امِّ ہانی کا آنگن رہا ـــــ اور نہ ہی بنوارقم کی بیٹھک کی کوئی چیز اُس ٹیلے پر کہ جہاں ابوطالب کا محلّہ تھا ـــــ ایک بدصورتی کی حد تک جدید، متعدد منزلوں کی عمارت کھڑی ہے ـــــ ورقہ بن نوفل کا مکان! ایک کپڑے کے بازار کی لپیٹ میں آچکا ہے ـــــ دارِ ارقم کی جگہ کرائے کی موٹر گاریوں کا اڈہ ہے ـــــ اور رہا اُمّ ہانی کا گھر کہ جس کے آنگن میں دو وقت ملکر ایک ہوئے تھے ـــــ تو وہ مسجدِ حرم کی "توسیع" کے دوران مِٹ کر بے نشان ہو چکا ہے۔

جب حضرت عبدالمطلب کی قبر ہی نہ رہی ـــــ تو اُس تک جاتا وہ راستہ بھی نہ رہا کہ جس پر نو برس کا ایک بچّہ آخری بار کھُل کر رویا تھا ـــــ اور نہ ہی وہ پگڈنڈی رہی کہ جس پر ایک ضعیف انسان اپنی چادر میں ایک نوزائیدہ بچّے کو لپیٹ کر لے چلا تھا ـــــ ہاں! اس بے وضع عمارت کے سائے میں کہ جو ابوطالب کے محلّے کو کھُوند کر بنائی گئی ہے ـــــ ایک گھر اور اُس کا وہ شمالی کمرہ کہ جس میں چہار آئینوں کی اوٹ میں کبھی چہار سمتیں ملی تھیں ـــــ ابھی تک بمشکل موجود ہے، مگر اس کمرے میں عرصے سے سفیدی نہیں ہوئی ہے ـــــ اور نہ ہی تیسرے چاند کے بارہویں دن چھوٹے بچّے تلاوت کرنے اس گھر میں جاتے ہیں، (۱۲ ربیع الاول شریف) اس کمرے کے شمال کی جانب ایک روشن دان ضرور موجود ہے، مگر اُس سے اب آپ شمال کا ستارہ نہیں دیکھ سکتے کہ متعدد منزلوں کی وہ بدوضع عمارت کہ جو شاید کہیں اور نہ بن سکتی تھی (کیا یہ نجدی کہیں اور نہ بنا سکتے تھے) راستے میں حائل ہے ـــــ اور رہے پرندے تو اُن کے آزاد کرنے کا رواج تو اس شہر میں کبھی کا ختم ہو چکا ہے ـــــ

اور ہاں اگر آپ اس گھر میں کہ جہیں رحمۃ اللعالمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا ظہور ہوا تھا، دو نفل شکرانے کے ادا کرنا چاہیں تو ایک منہ بردار آپ کو روک دیگا ـــــ اِس لئے

کہ اس کے اور اس کے آقاؤں کے نزدیک اس عظیم ترین رحمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا شرک ہے۔
یہاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر اور اُس کمرے کے بارے میں بھی سن لیجیے کہ جہاں اعتماد کا ایک بنیادی لمحہ گزرا تھا ___ وہ کمرہ اور گھر بھی نصف صدی سے حافظِ قرآن، رنگ سازوں کا انتظار کرتے کرتے اب ایک صرّافہ بازار سے گھر چکے ہیں ___
ہجرت کے راستے کا نشان تک مِٹ چکا ہے ___ نئی حکومت نے مکّے سے مدینے تک جانے کا نیا راستہ اختیار کیا ہے ___ یہ راستہ مکّے سے مقامِ بدر تک سمندر کے ساتھ ساتھ جاتا ہے اور وہ وہی ہے کہ جس سے ابُوسفیان، لشکرِ اسلام کی روانگی کی خبر سُن کر اپنے قافلے کو بچا کر مکّے کی جانب فرار ہو گیا تھا ___
مدینے پہنچتے ہی انسان مسجدِ قبا کا رُخ کرتا ہے کہ جس کے سامنے والے احاطے میں وہ نہایت قدیم کنواں تھا کہ جس کے پانی نے آپکا رُخِ مبارک دیکھا تھا ___ مگر چند برس ہوئے اِس کنوئیں کو بھی پتّھر کی بڑی بڑی سلیں رکھ کر بند کیا جا چکا ہے ___ استفسار پر نہایت ہی خشکی کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مشینی پمپ ایجاد ہو چکے ہیں، اس لئے اب اس کنوئیں کی کوئی ضرورت نہ تھی ___

کرامتِ عمارت

جب شکست و ریخت کا یہ وحشت ناک عمل شروع ہوا تھا، تو سربراہ قبیلے کے سردار نے ترکوں کی بنائی ہوئی گنبدِ خضریٰ والی مسجدِ نبوی کو گنبدِ خضریٰ سمیت منہدم کرنے کا اعلان کیا تھا ___ پھر بہت بڑی بڑی اور اپنے وقتوں کی طاقتور ترین مشینیں منگوائی گئی تھیں اور پھر ایک نُکّڑ کے ستون سے شرعات کی گئی تھی ___ دو ماہ تک یہ مشینیں اپنی پوری طاقت سے اس ایک ستون سے ٹکرا ٹکرا کر اِس کو گرانے یا توڑنے کی کوشش کرتی رہی تھیں ___ مگر یہ ستون ذرہ برابر بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا تھا ___ آخر اِسکی جڑوں کو تو باوضو حافظِ قرآن مہندسوں کے ایمان، عشق اور نیّت کے سیسے نے تھاما ہوا تھا ___ یہ کیسے اپنی جگہ سے ہلتا ___ جب طاقتور ترین مشینوں

کی ۲ دو ماہ تک مسلسل کوشش کے باوجود ایک ستون بھی اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہل سکا تھا ــــــ تو مسجدِ نبوی کو منہدم کرنے کی یہ دہشت ناک کوشش طوعاً و کرہاً روک دی گئی تھی ـــــــ مسجدِ نبوی کے اُس ستون پر اُس عمل کے نشانات آج تک موجود ہیں ـــــــ

سو اب کس کس دُکھ کا بیان کروں ـــــ کسی نقشِ اوّل کو عقیدے کی قلّت نے مٹایا تو کسی کو دل کی قلّت نے ـــــ اور جو نقوش ان دونوں کی گرفت میں نہ آسکے، تو اُن کو بے اعتنائی اور جمالیاتی حس کے فقدان نے ـــــ اگر کبھی برسرِ اقتدار لوگوں سے اِس شکست و ریخت کے عمل کے بارے میں پوچھو، تو اوّل تو اس برصغیر کے محبّت کے مارے مسلمانوں کو اس لائق ہی نہیں سمجھا جاتا کہ انکو کوئی جواب دیا جائے ـــــ اگر کوئی مجبور کرے تو پھر ۲ دو الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں یعنی "توسیع" اور "شرک" ـــــ کیا توسیع اس انداز، حوصلے اور قرینے کیساتھ نہ کی جاسکتی تھی کہ جسطرح ترکوں نے کی ـــــ؟ اور کیا شرک کو مٹانے کا طریقہ صرف یہی تھا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی قبر کے نشان کو مٹا دیا جائے ـــــ؟ ـــــ

صلاح الدّین محمود

یہ مضمون صلاح الدّین محمود کے سفرنامۂ حجاز "نقشِ اوّل کی تلاش" کا ایک اپنی جگہ مکمّل باب ہے ـــــ یہ سفر ۱۳۹۰ھ ـــــ اور ـــــ ۱۳۹۱ھ میں اختیار کیا گیا۔

مزارِ نبی فاروق بنائیں — نشانِ قبر مٹاتے یہ ہیں
قبروں پہ اہلِ بیتِ نبی کے — بلڈوزر بھی پھراتے یہ ہیں
مزارِ نبی کو ختم کرنے کے — منصوبے بھی بناتے یہ ہیں
عبادت اور اسلامی رُکن پر — حج پر ٹیکس لگاتے یہ ہیں
نجد کے قذّاقوں کی خاطر — حج پر ٹیکس بتاتے یہ ہیں
قذّاقوں کی شکل جو دیکھیں — اپنے بڑوں کو پاتے یہ ہیں
دیو کے ساز پہ نجدی لے میں — شرک کے نغمے گاتے یہ ہیں
ہوگا لقب ابلیس کا لیکن — شیخ النجد کہلاتے یہ ہیں
حشر میں آگے آجائے گا
کیا کھوتے کیا پاتے یہ ہیں

انجم اعزازی

ضروری وضاحت:۔ طوالت سے بچنے کے لیے ان کفریہ عبارتوں کے اقتباسات درج کرتا ہوں مکمل مضمون ان کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

وہابی دیوبندی عقائد کے چند نمونے

عقیدہ ۱:۔ حضور صلعم کا مزار گرادینے کے لائق ہے۔ اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہوگیا تو گرادوں گا۔ بانی وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی (اوضح البراہین) عقیدہ ۲:۔ میری لاٹھی محمد صلعم سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جاسکتا ہے۔ اور محمد مر گئے۔ انہیں کوئی نفع باقی نہ رہا۔ (اوضح البراہین صفحہ ۱۰) عقیدہ ۳:۔ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے (ماخوذ حسین احمد مدنی (الشہاب الثاقب ص۴۳ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند) عقیدہ ۴:۔ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم زید و عمر بچوں اور پاگلوں کو، بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے، رسول کی تخصیص نہیں، حوالہ کے لیے دیکھئے کتاب (حفظ الایمان صفحہ ۸ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی، شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ کمپنی دیوبند اور کتب خانہ اعزازیہ دیوبند) عقیدہ ۵:۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے اہل علم کا نہیں (تحذیر الناس صفحہ ۳ مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی شائع کردہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند) عقیدہ ۶:۔ حضور نبی کریم علیہ السلام کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص۲۵) عقیدہ ۷:۔ شیطان و ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے۔" (براہین قاطعہ ص۵۵ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی شائع کردہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند) عقیدہ ۸:۔ "نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے برا ہے۔" (صراط مستقیم ص۹۷ مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند) عقیدہ ۹:۔ "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔" (تقویۃ الایمان ص۱۳ مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند) عقیدہ ۱۰:۔ سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔" (تقویۃ الایمان ص۴۸) عقیدہ ۱۱:۔ حضور علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجیے۔" (تقویۃ الایمان ص۵۲) عقیدہ ۱۲:۔ حضور علیہ السلام پر افترا باندھا کہ گویا آپ نے فرمایا: "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔" (تقویۃ الایمان ص۵۳) عقیدہ ۱۳:۔ حضور علیہ السلام کا یوم میلاد منانا کنھیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔" (براہین قاطعہ ص۱۵۲) خلیل احمد دیوبندی حضور علیہ السلام کے لیے اردو زبان کا علم دیوبند کے علماء سے آنا بتاتے ہیں (براہین قاطعہ ص۳۰) بلغۃ الحیران نامی کتاب ص۸ میں حضور علیہ السلام کا گرنا لکھا اور اپنے لیے لکھا کہ میں نے انہیں گرنے سے روکا۔" رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (براہین قاطعہ ص۵۵) "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔" (تقویۃ الایمان ص۵۰) یہ چند حوالے حاضر ہیں۔

آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا ان عقائد کے حامل افراد مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟ اگر یہ عقائد رکھنے والے کافر و مرتد ہیں تو ان کو مسلمان سمجھ کر نماز میں امام بنانا کیا کفر نہیں؟

نوٹ:۔ اس طرح کے مزید عقائد دیکھنے ہوں تو "وہابی مذہب" اور "دیوبندی مذہب" نامی کتابیں مطالعہ فرمائیں۔

انعام :۔ جن کتب کے حوالے دیے گئے ہیں اگر یہ کتب دیوبندیوں وہابیوں کی تصنیف شدہ نہ ہوئیں تو فی کتاب ایک ہزار روپے انعام۔

مشورہ :۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کی دس نشانیاں ارشاد فرمائیں آخری نشانی بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ کہ وہ حرامی ہو اور آگے سزا سنائی کہ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ یعنی قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتنی پر داغ دینگے۔ پ۲۹ سورۃ قلم لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ زنا سے بچیں تاکہ گستاخ رسول پیدا نہ ہوں

کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیئے ؟

مکر، اوّل :- اہلسنّت کے علماء گستاخِ رسُول فرقہ کی کتب میں سیکڑوں کفریہ عبارات دِکھلاتے ہیں تب گُستاخِ رسُول فرقہ کے پیرو کار کہتے ہیں کہ یہ عبارات ہمارے بزرگوں کی نہیں ہیں، بلکہ ہمارے بزرگوں کے نام سے کتابیں سُنّیوں نے چھاپ کر ان کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے ____

جواب :- اگر ایسی ہی بات ہے تو کسی **دیوبندی** وہابی عالم کی یہ تردید تحریر میں دکھائیں کہ ان عبارات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، اِن تصانیف **یا** اِن عقائد والے کافر، مرتد، واجب القتل ہیں ____ اگر ایسی تحریر نہیں دِکھا سکتے تو "جس نے یہ کتابیں تصنیف کیں ہیں **یا** جن کے یہ گستاخانہ عقائد ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو دُنیا میں بھی ذلیل فرمائے۔ قبر میں، میدانِ محشر میں اور آخرت میں عذابِ علیم میں مُبتلا فرمائے۔" کہو آمین ____ جب یہ تصانیف اور یہ عقائد تمہارے نہیں ہیں، جن کے بھی ہیں اُن کے ہی حق میں کہو آمین ____

مکر، دوم :- تب گستاخِ رسُول **دیوبندی** کہتے ہیں کہ حضور علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ کسی مُسلمان پر لعنت نہ کرو ____ اور جو الفاظ کہلانا چاہتے ہو وہ الفاظ لعنت کے ہیں ____

جواب :- حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے **مُسلمان** پر لعنت کرنے سے منع فرمایا ہے **مگر** گُستاخِ رسُول تو کافر مُرتد ہیں۔ اور مُرتد کو قرآنِ حکیم نے قتل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ پھر کیوں گستاخِ رسُول پر عذاب کی دعا سے کتراتے ہو ؟

مکر، سوم :- دراصل بات یہ ہے کہ ہم کسی کو بُرا نہیں کہتے۔ حضور علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ کسی کافر کو بھی کافر نہ کہنا چاہیئے۔ (اور دلیل میں کہتے ہیں) کہ کیا

خبر وہ کب مُسلمان ہو جائے ______

جواب:- حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہاں ارشاد فرمایا ہے کہ ______ بُرے کو بُرا نہ کہو اچھا کہو؟ ______ اور یہ کہاں ارشاد فرمایا ہے کہ کسی گستاخِ رسُول کافر کو کافر نہ کہو؟ ______ اور یہ دلیل کہ کیا خبر وہ کب مُسلمان ہو جائے ______ یہ دلیل کس اصُول، کس کلّیہ کے تحت دی گئی ہے؟۔

یہ کس طرح حدیث ہو سکتی ہے؟ یہ تو عقل کے بھی خلاف ہے کہ خود کافر تسلیم کر رہے ہیں کہ ہے تو کافر مگر کہو نہیں ______ گویا خود کافر کو کافر کہہ کر دوسروں کو کافر کہنے سے روک رہے ہیں ______ یہ حدیث اس لئے تو نہیں گھڑی گئی کہ حسَّام الحرامین میں دنیا کے جلیل القدر عُلماء نے اِن گستاخِ رسُول **دیوبندیوں** کے کفر میں شک کرنے تک کو کفر لکھا ہے؟ کہ کہیں اُس کی روشنی میں تمام مُسلمان **دیوبندیوں** کو کافر کہنا شروع کر دیں ______ اِن گستاخوں کو کوئی کافر نہ کہے ______ ممکن ہے اسی مکّاری سے حدیث گھڑنی پڑی ہو ______ رات دن مُسلمانوں کو کافر، مشرک، بدعتی کہنے والوں بلکہ اللہ ربُّ العزّت، اور اُس کے محبوبِ اعظم کی شانِ پاک میں بڑی بڑی گالیاں لکھ لکھ کر چھاپنے، فروخت کرنے، فری تقسیم کرنیوالوں کے مُنہ سے یہ بات کتنی عجیب سی لگتی ہے کہ "ہم کسی کو بُرا نہیں کہتے" ______ اور خصوصاً اُس کے مُنہ سے جو اللہ تعالیٰ اور مخلوق میں سب سے افضل ذات کی شانِ پاک کے گلیسر کو بُرا کہنے پر گستاخِ رسُول کہے کہ "ہم کسی کو بُرا نہیں کہتے"۔ عجیب سا لگتا ہے۔ گویا گالیاں بکنا نبی ولی کیلئے مخصوص ہیں ______ اور گستاخ رسول **دیوبندیوں** کو بُرا کہنے کا پرہیز ہے ______ اگر ان گستاخوں سے دریافت کیا جائے کہ پھر بُرائی کے خلاف انبیاء کرام نے جہاد کیوں فرمایا؟ اور تم پرہیز کرتے ہو ______ پھر زانی کو سنگسار ______ چور کے ہاتھ کاٹنے کا قرآنِ حکیم میں حکم کیوں ہے؟ ______ جب کہ تم کسی کو بُرا

کہنا بھی پسند نہیں کرتے ـــــ اور یہ کہ "کافر کو بھی کافر نہ کہو" حدیث گھڑ کے بیان کرنا، یوں بھی غلط ہے کہ اللہ ربُّ العزّت نے قُل یعنی کہو یَاۤ اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ "اے کافرو" کہنے کی کیا صرف ترغیب! بلکہ اے کافرو کہنے کا حکم فرمایا ـــــ گستاخِ رسُول دیوبندی بتائیں کہ اگر کافر کو کافر نہ کہیں ؟ تو کیا کہیں ؟ ـــــ اور لفظِ کافر کس کو کہنے کا حکم ہے؟ جب کہ فقہا کے نزدیک دیوبندیوں، وہابیوں کے کچھ زیادہ ہی خیر خواہ ـــــــــــ

صدر ضیاء الحق کا برما بودھوں کے دو ہزار سال پُرانے بُت خانے میں جاکر[1] خواہش و منت و مُراد کی تکمیل کے لیے چالیس[2] من وزنی گھنٹہ تین بار بجانے اور وفد کے ارکان وزراء سے بھی حکم دیکر بجوانے ـــــ اور سونے کے بُت پر پھول چڑھانے، اور پھر اُسی سونے کے بُت پر سونا بھینٹ چڑھانے جیسے شرک و کفر سے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان پاک میں گستاخی کا کفر بدرجہا بدتر ہے۔

نذرِ منّت کو شرک بتاکر	اپنا کہا ٹھکراتے یہ ہیں
چالیس من منّت کا گھنٹہ	مندر جا کے بجاتے یہ ہیں
ہار ہی کیا ہے، سونا تک بھی	بُت کو بھینٹ چڑھاتے یہ ہیں
ہر مومن پر، ہر مُسلم پر!	شرک کا فتویٰ لگاتے یہ ہیں

انیس احمد نوری

جاہلوں سے دادِ تحسین حاصل کرنیوالی یہ دلیل کہ "کیا خبر وہ کب مُسلمان ہوجائے" (من گھڑت حدیث کی طرح) بیہودہ ہے۔ اور یہ ایسی ہی دلیل ہے جیسے کوئی کہے کہ مُسلمان کو مُسلمان نہ کہنا چاہیئے کہ کب وہ کافر ہوجائے (معاذ اللہ) یا لکڑی کو لکڑی نہ کہو کہ کب وہ جل کر راکھ ہوجائے ـــــ یا پاخانے کو پاخانہ نہ کہنا چاہیئے کہ کب اس کی شکل اناج یا سبزی میں تبدیل ہوجائے یا ملک کے صدر کو صدر نہ کہا جائے کہ

---

[1] اسکا ٹیلی ویژن فلم مُنہ بولتا اور سینٹ کے اجلاس میں اِس شرکیہ فعل پر بحث سے روکنا ـــــ رکاڈ ـــــ اور یہ کہ اخباری خبریں تحریری ثبوت ہیں ـــــ نوٹ:۔ اعلانیہ کفر و شرک کا اعلانیہ توبہ نامہ بھی مرتے دم تک شائع نہ

بموں کے دھماکوں میں اور میزائل سے عوام کو تباہ کرنے اور مجرمین کو منظرِ عام آنے کی رکاوٹ[1] کے صلہ میں کب وہ عذابِ الٰہی کا شکار ہو جائے اور اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ چل سکے — **یا** نجد کے قذّاقوں کو جو حاجیوں کے قافلوں کو لوٹتے اور قتل کرتے تھے انکو قذّاق نہ کہنا چاہیئے۔ کہ کیا خبر سلطنت ترکیہ کا زور اور طاقت توڑنے کی غرض سے انگریزوں کے اسلحہ اور رقم کی امداد پر وہ قذّاق کسی ملک کے بادشاہ بن بیٹھیں اور بیٹھتے ہی۔

عبادت اور اسلامی رکن پر — حج پر ٹیکس لگاتے یہ ہیں

نجد کے قذّاقوں کی خاطر — حج پر ٹیکس بتاتے یہ ہیں

قذّاقوں کی شکل جو دیکھیں — اپنے بڑوں کو پاتے یہ ہیں

دیو کے ساز پہ، نجدی لے میں — شرک کے نغمے گاتے یہ ہیں

ہو گا لقب، ابلیس کا لیکن — شیخ النجد کہلاتے یہ ہیں

(انیس احمد نوری)

معمولی سمجھ، عقل رکھنے والا بھی جانتا ہے کہ جو آج سونے کا کام کرتا ہے اُسے سُنار کہا جائے گا۔ اور جب بھی وہ سُنار کپڑے فروخت کرنے لگے گا اُس کو بزاز ہی کہا جائیگا — یونہی جب تک لکڑی رہے گی لکڑی کہلائے گی اور جب جل کر راکھ ہو جائے گی راکھ کہلائے گی — یونہی پاخانے کو پاخانہ کہا جائے گا۔ اور جب وہ کھاد سے اناج یا سبزی کی شکل اختیار کریگا وہ سبزی یا اناج کہلائے گا — اسی طرح جب تک ملک کی صدارت صحیح ادا کرتا رہے گا صدر کہلائے گا جو نہی ملک و قوم سے غدّاری کے صلہ میں عذابِ علیم کا شکار ہو گا۔ اُس سے عبرت لینی ہو گی — اسی طرح قذّاق کو قذّاق جانا جائے گا اور وہ جب قذّاقوں کا پادشاہ بن بیٹھے گا اُس کو بادشاہ کہا جائے گا — اور اسی طرح آج جو شخص مسلمان ہے اُس کو مسلمان کہا جائے گا۔ اگر معاذ اللہ وہ کبھی گستاخِ رسول فرقے کے بہکانے میں آنے سے اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان کی طرح حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اپنا جیسا — **یا** بڑا بھائی جانے گا — **یا** ذرہ ناچیز سے کمتر کہے — **یا** چمار سے بھی ذلیل کہے — **یا** بد حواس جیسے قبیح الفاظوں کو حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ پاک میں بکنے لگے — **یا** ان گستاخ عقائد

[1] سانحہ اوجھڑی کیمپ کی کمیشن رپورٹ منظر عام آنے سے قبل ہی اسمبلی توڑ کر وزیرِ اعظم کے اختیارات صلب

والوں کو اپنا پیشوا یا امام بنائے ــــــ ظاہر ہے اُس وقت اُس کو کافر ہی کہا جائے گا ــــــ
اور جب توفیقہ تعالیٰ وہ مُسلمان ہو جائے گا پھر وہ مُسلمان ہی کہلائے گا ــــــ یہ ہے اِن
گستاخوں کے مکر ۳ کا جواب ــــــ

مکر چہارم :۔ یہ جو بات بار بار سُنّی حضرات کہتے ہیں کہ سُنّیوں کا یہ عقیدہ ہے ــــــ اور
دیوبندیوں کا یہ عقیدہ ہے ــــــ ایسا کیوں جب کہ ہم **دیوبندی** حضرات
بھی تو **اہلسنّت حنفی** ہی ہیں۔ ــــــ

جواب :۔ اِسی کتاب کے گذشتہ صفحات میں اور وہابی مذہب ، **دیوبندی** مذہب
نامی کتابوں میں جو عقائد بیان کئے گئے ــــــ اگر وہ گستاخانہ عقائد سنہ ۱۲۰۰ھ
بارہ سو ہجری تک کے سُنّیوں حنفیوں کے عقائد سے ملتے جُلتے نظر آتے ہیں
تو پھر وہابی **دیوبندی** ہی سُنّی حنفی ہیں ــــــ اور اس طرح بقیہ آج کے تمام
مُسلمان سُنّی حنفی کہلانے کا حق نہیں رکھتے ــــــ اور اگر وہابیہ ،
دیوبندیہ کے گستاخانہ عقائد سنہ ۱۲۰۰ھ بارہ سو ہجری تک کے سُنّیوں
حنفیوں سے ملتے جُلتے نظر نہیں آئیں بلکہ بارہ سو سالہ سنہ ۱۲۰۰ھ سُنّی حنفی ،
با ادب ، اور اُن کے مقابلہ پر وہابیہ **دیوبندیہ** بے ادب گستاخ نظر
آئیں پھر گستاخِ رسُول وہابیہ **دیوبندیہ** کو سُنّی حنفی سمجھنا ایسا ہی ہے
جیسے شراب یا پیشاب بھری بوتل پر شربت یا سرکہ کا لیبل دیکھ کر اُسے
شربت یا سرکہ کہنا ــــــ کہ صرف لیبل لگنے سے شراب یا پیشاب ، سرکہ یا
شربت نہیں بن جائے گا۔ ــــــ

بغض ہے اِن کو ہر سُنّی سے ــــ خود کو سُنّی بتاتے یہ ہیں
خود کو سُنّی ۔ حنفی بتا کر ــــ کفر پہ پردہ رکھاتے یہ ہیں
جیسا موقعہ ویسا مذہب ــــ عادت اپنی رچاتے یہ ہیں
اِن کی ترقی کا یہ سبب ہے ــــ تقیہ جھوٹ اپناتے یہ ہیں
جھوٹ تقیہ کو گر چھوڑیں ــــ مذہب **دیو** کا گنواتے یہ ہیں

وقت کے دھارے پر بہتے ہیں — ابن الوقت کہلاتے یہ ہیں
اِن کے چکر میں جو آئے! — بندی دیو کی بناتے یہ ہیں
خدا کی نہیں شیطان کی بندی — دیوبندی[1] کہلاتے یہ ہیں
دیوبندی (شیطاں کی پجارن) — شرکیہ نام رکھاتے یہ ہیں

انیس احمد نوری

جب گستاخِ رسُول کی گستاخیاں یا انکے عقائد بیان کیے جائیں تب بیان کرنے سے روکنے کیلئے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر گستاخِ رسُول حضرات برائے مکر کہتے ہیں کہ،

مکر پنجم:۔ دیکھو بھائی اس قسم کی گفتگو غیبت، چغلی کہلاتی ہے

جواب:۔ اس مکر کا جواب قارئین کرام مسائل کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں

مسئلہ:۔ ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور روزے رکھتا ہے مگر اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو ضرر پہنچاتا ہے۔ اس کی ایذا رسانی کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا غیبت نہیں۔ کیونکہ اُسکا مقصد یہ ہے کہ لوگ اُس کی حرکت سے واقف ہو جائیں۔ اور اُس سے بچتے رہیں۔ کیونکہ ایسا نہ ہو کہ اس نماز اور روزے سے لوگ دھوکا کھا جائیں اور مصیبت میں مُبتلا ہو جائیں۔ **حدیث** شریف میں ارشاد فرمایا کہ تم فاجر کے ذکر سے ڈرتے ہو؟ جو خرابی کی بات اُس میں ہے بیان کر دو۔ تاکہ لوگ اس سے پرہیز کریں اور بچیں

درمختار، ردّالمحتار

اور ایسے شخص کا حال حاکم وقت تک پہنچانا کہ وہ اُسے مناسب سزا دے ــ اور مسلمانوں کو اُسکی ایذا رسانی سے بچائے اور یہ اپنی حرکتوں سے باز آجائے چغلی اور غیبت میں داخل نہیں ــــ

درمختار

یہ حکم فاسق و فاجر کا ہے جس کے شر سے بچانے کے لئے لوگوں پر اس کی بُرائی! کھول دینا جائز ہے۔ اور غیبت نہیں ــــ **اب** سمجھنا چاہئیے کہ بدمذہبوں، اور

---

[1] لغات میں دیو کے معنی ابلیس شیطان کے ہیں۔ اس طرح دیوبندی کے معنی شیطان کی پوجا کرنے والی۔ البتہ ہندو جس بڑے بُت کو پوجتے ہیں اس بت کو دیو کہتے ہیں اس لحاظ سے دیوبندی کے معنی بُت کی پوجا کرنے والی ہوئی

ہندو رام دیو بُت کو ہیں ◆ دیوبندی کہلاتے یہ ہیں

بدعقیدہ لوگوں کا ضرر فاسق کے ضرر سے بہت زائد ہے۔ فاسق سے جو نقصان پہنچے گا وہ اس سے بہت کم ہے۔ جو بدعقیدہ لوگوں سے پہنچتا ہے۔ فاسق سے اکثر دنیا کا ضرر ہوتا ہے اور بدمذہب سے تو دین وایمان کی بربادی کا ضرر ہے اور بدمذہب اپنی بدمذہبی پھیلانے کیلئے نماز روزہ کی بظاہر بہت پابندی کرتے بلکہ قریہ قریہ شہر شہر اس کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔ تاکہ ان کا وقار لوگوں میں قائم ہو مسلمانوں کی نگاہوں میں انہیں عزّت کا مقام ملے۔ عوام النّاس اُن کی طرف مائل ہوں اور پھر یہ اُس جال میں عوام النّاس کو جال سے پھانس لیں کہ اب جو گمراہی کی بات کریں گے اس کا پورا اثر ہوگا اور لوگ آسانی سے شکار ہو جائیں گے ـــــــــ

اور لطف یہ ہے کہ نماز روزہ کی تبلیغ اعلانیہ کرتے ہیں اور عقیدہ کی تبلیغ اندرونِ خانہ ـــــ تاکہ عوام النّاس میں اُن کا بھرم قائم رہے۔ حالانکہ عقیدہ عمل پر مقدم ہے ـــــ عقیدہ درست ہے تو اعمال بھی مقبول، اور عقیدہ غلط ہے تو تمام اعمال مردود ـــــ تو کہنا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی بدعقیدگی اور بدمذہبی کا اظہار، فاسقوں فاجروں کے فسق وفجور کے اظہار سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کے بیان میں ہرگز دریغ نہ کریں۔ اور یہ خام خیالی دل سے نکال دیں کہ کسی کی بُرائی کر کے ہم غیبت کے گناہ میں کیوں ملوّث ہوں۔ غیبت بے شک گناہ ہے مگر ایسوں کی برائی کا اظہار غیبت ہی نہیں ـــــــ

ـــــ سنی بہشتی زیور ـــــ

بلکہ گستاخِ رسُول کی گستاخیاں، کُفر اور مکّاریاں مُسلمانوں پر آشکارہ کرنا فرض ہے تاکہ مُسلمان گستاخِ رسُول کے جال میں نہ پھنس سکیں۔ کتنی عجیب سی بات ہے کہ جس گستاخِ رسُول فرقے کی فطرت کذب بیانی، جھوٹ روٹی سالن سے بڑھ کر ہو۔ دو منٹ قبل جو بات سب کے سامنے کہی ہو۔ صاف ڈھٹائی سے اُس کا انکار کرنا اُن کی عادت میں شامل ہو پھر وہی گستاخِ رسُول کی گستاخیاں کتابوں میں دکھانے یا بیان کرنے کو غیبت یا چغلی بتا کر مُسلمانوں میں اپنا وقار قائم کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں ـــــــ

اِس طرح گستاخِ رسُول کی گستاخیاں ظاہر کرنے سے روکنے والوں کے نزدیک تھانے یا

کچہری میں مجرموں کے خلاف مظلوموں کی فریاد بھی غیبت چغلی ہی ٹھہرے گی ___ اور اسی طرح ججوں، قاضیوں، خلفاء راشدین اور خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مظلوموں کی فریاد پر فیصلے بھی مکر پنجم کی بنا پر چغلی غیبت کی حوصلہ افزائی ٹھہریں گے۔ معاذاللہ

اِن گستاخِ رسُول دیوبندیوں کے ہزاروں مکروں میں سے ایک مکر بھی ایسا ہرگز کوئی بھی نہیں ثابت کرسکتا جو خبیثُ الاخبث نہ ہو۔ اِن گستاخوں کو مکر، فریب، داؤ، دھوکہ، دغا، چال چلنے سے اسقدر محبّت ہے کہ خود تو کرتے ہی ہیں۔ اپنے رب کے لئے بھی قرآن پاک کے ترجمہ میں لکھنے پر بہت مسرور ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل دو آیات کی ترجمے پیشِ خدمت ہیں، ہر آیۃ کا آخری ترجمہ امام اہلسنّت مولینا احمد رضا خاں کا ہے فرق مُلاحظہ کریں۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۠ سورۃ آلِ عمران آیت ۵۴

ترجمہ: اور یہود نے داؤ کیا اور اللہ نے داؤ کیا اور داؤ کرنیوالوں میں اللہ بہتر داؤ کرنیوالا ہے۔ ڈپٹی نذیر دیوبندی

〃 اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے ___ محمودُالحسن دیوبندی

〃 اور وہ چال چلے اور خدا بھی چال چلا اور خدا خوب چال چلنے والا ہے ___ فتح محمد جالندری دیوبندی

〃 اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور ___
〃 اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے ___ امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خان

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ سورۃ نساء آیت ۱۴۲

ترجمہ منافقین دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور اللہ بھی ان کو دغا دیگا۔ عاشق الٰہی میرٹھی محمود الحسن دیوبندی

〃 خدا اُن کو ہی دھوکا دے رہا ہے ___ ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی

〃 اللہ انھیں کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے ___ فتح محمد جالندری دیوبندی

〃 وہ (اللہ) اُنکو فریب دے رہا ہے۔ مرزا حیرت غیر مقلد دہلوی۔ و نواب وحید الزمان غیر مقلد

〃 بیشک مُنافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں ___
〃 اور وہی اُن کو غافل کر کے مارے گا ___ امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خان

قارئین! اندازہ لگائیں کہ یہ خود کو توحید کا ٹھیکیدار سمجھتے ہوئے جب اپنے رب کو ہی مکر فریب دھوکہ داؤ دغا کرنے چال چلنے والا لکھ رہے ہیں، پھر یہ گستاخِ رسُول حضور علیہ السلام کی کونسی توہین نہ کرتے ہونگے۔

مکرِ ششم :- جب گستاخِ رسول یا گستاخ رسول کی طرف سے وکالت کرنیوالے ہر ہر مکاری کے باوجود جواب سے لاجواب ہوتے ہیں ــــــ اور ہر طرح سے گستاخِ رسول دیوبندیوں وغیرہ کو بُرا کہنے پر مجبور ہی ہونا پڑ جائے تو یہ گستاخ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیوں کی نشاندہی یا گرفت کرنیوالے بریلی کے علماء کو بھی ساتھ میں لپیٹ کر کہتے ہیں کہ

"اگر مجھ کو ایک دن بھی حکومت کرنے کا موقع مل جائے تو میں پہلا کام بریلویوں اور دیوبندیوں کے تمام مولویوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے گولی سے اڑا دوں" ــــــ

جواب :- قارئین آپ نے دیکھا کہ بات گستاخِ رسول یا گستاخ رسول کے حمایتوں سے یہ تھی کہ گستاخ رسول کے عقائد کو کفریہ کہو یا ثابت کرو کہ یہی عقائدِ باطلہ صحابہ کے تھے یا اِن عبارات کے مصنف حضرات کا نام لیکر کہو کہ اللہ تعالیٰ ان عقائد والوں کو دنیا میں بھی ذلیل کرے اور آخرت میں بھی عذابِ علیم عطا کرے ــــــ نام لے کر کہنا تو بہت دُور کی بات ہے ــــــ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیاں دینے والوں پر کوئی حرف تک نہیں آنے دیتے عجیب عجیب مکاریوں سے کام لیتے ہیں ــــــ اور اگر یہ کبھی ہر طرح سے مجبور ہو بھی جائیں تب بھی گستاخ رسول دیوبندیوں میں قصداً کیا؟ بھول سے بھی یہ کہنے والا نہیں ملیگا، کہ

"اگر خدا مجھے ایک دن کیلئے بادشاہ بنادے تو میں پہلا کام یہ کروں گا کہ تمام گستاخ رسول کو ایک قطار میں کھڑا کر کے گولی سے اڑا دوں"

ــــــ البتہ یہ کہنے والے ہزاروں ملجائیں گے ــــــ اور ہر جگہ ملجائیں گے ــــــ کہ گستاخ رسول کی گستاخیوں کی نشاندہی کرنیوالے "سُنّیوں یعنی بریلویوں کو اور دیوبندیوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے گولیوں سے اڑا دوں"

اور یہ بھی گستاخِ رسول دیوبندیوں کو بُرا کہنے سے بچنے کی غرض سے یا جان چھڑانے کی مجبوری سے سُنّیوں کے ساتھ دیوبندیوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے گولیوں

سے اُڑا دینے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں ___ جب کہ اصل وہی عمل ہر ہر گستاخِ رسُول کے سینے میں کروٹیں لیتا ہے۔ جو جوان کے بڑے کرتے آرہے ہیں ___ میرے اسلامی بھائیو! ان گستاخوں کے ہزار ہا فتنوں کی تحقیق کے بعد آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان گستاخوں کے صرف دو ہی محبوب مشغلے ہیں **ایک** اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب کی شانِ پاک میں ہر طرح گستاخیاں کرنا۔ اور **دُوسرا** مشغلہ ان کے پہلے مشغلے میں حائل یا رُکاوٹ ڈالنے والوں کو قتل کرنا ___ گستاخیوں کی معلومات حاصل کرنے کیلئے وہابی مذہب اور **دیوبندی** مذہب نامی کتابوں کو مُطالعہ فرمائیں۔ اسی طرح مولانا احمد رضا خاں قدس سرہٗ کی الاستمداد، مفتی احمد یار خاں کی جاء الحق، ارشد القادری کی زلزلہ اور تبلیغی جماعت نامی کتابوں کا مُطالعہ فرمائیں۔ اِن گستاخوں کی اہلسنّت وجماعت سے دشمنی اور قتل وغارت گری پر معلومات حاصل کرنے کیلئے مفتی عبدُ القیوم ہزاروی کی تاریخ نجد وحجاز مولانا محمد رمضان قادری کی تاریخ وہابیہ، اسی طرح سامراجیت کے بھیانک سائے، تحریک بالاکوٹ تحریکِ پاکستان اور نیشنلسٹ علماء اور ظفر علی کی چمنستان وغیرہ کا مُطالعہ کرنے ___ اور انکے حوالے جات دُرست پانے پر آپ خون کے آنسوں رونے پر مجبُور ہو جائیں گے ___ اگر ان گستاخِ رسُول حضرات کی اپنی ہی تصانیف سے اقتباسات جمع کریں گے تب یہود سلام دشمنی سے بدتر ان گستاخِ رسُول فرقے کے کارناموں پر دس ضخیم جلدیں تیار کر سکتے ہیں۔ یہاں مختصر اور بہت ہی مختصر چند اشارے اور وہ بھی صرف قتل سے متعلق تحریر کیئے جاتے ہیں ___

مثلاً عرب کی آبادیوں پر شب خون مار کر لاکھوں سُنّیوں کا **قتل** کر کے نجدی وہابیوں کا عرب پر قبضہ **اور** پنجاب کے سکھوں سے جہاد کے بہانے سرحد کی سُنّی مسلم آبادیوں کا **صفایا** خود بھی کیا، اور اپنے ساتھی ہندو راجہ رام توپچی سے بھی کرایا، اور پنجاب کے کسی سکھ کے گھر دیچ بھی نہ آنے دی۔ اور خود سرحد کے پٹھان مُسلمانوں سے لڑتے ہوئے ملے بھی بالاکوٹ میں ہی گئے ___ اور وہیں پر قبریں بھی ہیں۔ جن پر آج بھی نسوار کی منّتیں اور بھینٹ چڑھائی جاتی ہیں ___ کیا "بالاکوٹ" لاہور یا امرتسر کی تحصیل کا نام ہے ___؟ ___ ہندو توپچی راجہ رام سے بڑی بڑی مُسلم آبادیوں کو اُڑوا کر اُس کو بھاری انعامات سے نوازنا ___

لے: اختر شاہجہاں پوری کی مشعلِ راہ

سرحد کی مُسلم لڑکیوں اور مُسلمانوں کے مَال اسباب کو زبردستی لُوٹ کر اپنی فوج میں تقسیم کرنے کے علاوہ ہزار ہا سُنّی مُسلمانوں کے **قتل** سے ہاتھ رنگنا ـــــ **اور** اس بیہودہ کارنامے کو اپنی تذکرۃ الرشید، حیاتِ طیّبہ اور تواریخ عجیبہ وغیرہ میں فخریہ انداز میں بیان کرنا ـــــ تذکرۃ الرشید حصّہ دوم صفحہ ۲۷۰ میں خوب مزے لے لے کر بیان کرنا کہ اسمٰعیل شہید نے پہلا جہاد حاکمِ یاغستان **یار محمد** سے کیا ـــــ اِن سے کوئی دریافت کرے کہ یار محمد کس سکھ کا نام ہے ـــــ ؟ ـــــ اور پھر جہاد کس سے بتا رہے ہو؟ ـــــ (مُسلمانوں سے) ـــــ

مُسلم قوم سے کرنے جہاد انگریز کی خاطر جاتے یہ ہیں

اور ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے دوران انگریز کے مخالفوں کو باغی اور انگریز کمپنی کو اپنی رحم دِل سرکار بار بار ہی نہیں کہنا بلکہ چھُپ چھُپ کر بخت خاں کے ساتھیوں کو شہید کرنا ـــــ اپنی اُسی تذکرۃ الرشید حصّہ اول ص۷۴ ص۷۵ ص۷۹ میں انگریز کی وفاداری میں قربان ہونے اور سُنّیوں کو طرح طرح سے **قتل** (شہید) کرنے کے واقعات کو بہت ہی مزے لے لے کر بیان کرنا ـــــ **اور** اس کے بعد انگریز سے مخبری کر کے لاکھوں سُنّیوں کو **پھانسی** دلوا کر اور انگریز کے دل میں وفاداری کا نقش قائم کر کے اپنے بیہودہ مذہب کے مدارس کھلوانے کیلئے راہ نکالنا ـــــ یعنی مُسلمانوں میں اختلافات پیدا کرنے کی فیکٹریاں کھول کر

شمس العلماء، خاں کا، سرکا خطاب انگریز سے پاتے یہ ہیں
مُدرسہ، مسجد میں شرک کا سبق بدعت کا پڑھاتے یہ ہیں
شرک بدعت کی فیکٹری کو مسجد، مکتب بتاتے یہ ہیں

اور پاکستان بننے سے قبل اور بعد مُسلمانوں کے خلاف، ہندوؤں کو بھڑکا دینے والے بیانات کے ذریعہ سُنّیوں کا **قتل** یعنی ہندو بازاروں اور مُسلمانوں کے محلّوں کو آگ لگاتے، اور شب خون مار کر مُسلمانوں کو قتل کرتے ـــــ **اور** یہ کانگریسی گستاخِ رسول **دیوبندی مُلّا** تیج اخبار وغیرہ میں اس طرح کا بیان دیتے کہ اے مُسلمانوں کل قیامت میں تم حضور کو کیا مُنہ دکھاؤ گے کہ تم نے ہندوؤں کے بچّوں، بوڑھوں، اور عورتوں کو بھی

قتل کرنے نہیں چھوڑا وغیرہ وغیرہ **اور** سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۹۷۱ء میں بنگلہ دیش میں غیر بنگالیوں کا جماعتِ اسلامی کے دفتروں میں لاکر سُنّیوں کا **قتل** — **اور اسی طرح** افغانستان میں ڈبل پالیسی کے ذریعہ مجاہدین پر حملوں سے سُنّیوں کا **قتل** — **اور** کراچی میں اسفندیار، مجید ندیم وغیرہ کے اشتعال انگیز بیانات سے شیعہ، سُنّی، فسادات کرا کر — اور اسی طرح لاہور میں ڈاکٹر اسرار کا یزید کی تعریف میں بیان پھر قرآن پاک کی بے حُرمتی کی افواہ سے شیعہ، سُنّی فساد کرا کر سُنّیوں کو لاہور — کراچی میں **شہید** کرانے کے عَلاوہ[1] — پاکستان کے شہروں، قصبوں، دیہاتوں تک میں سُنّیوں ہی کا **قتل** یہ ثابت کرتا ہے کہ اِن گستاخِ رسُول کے بچّے بچّے کی نظر صِرف اور صِرف سُنّیوں کو ہی قتل کرنے پر جمی رہتی ہے — گو کہ اکثر بہانے یہ بناتے ہیں کہ اُس مسجد میں درُود شریف پڑھا گیا تھا اس وجہ سے **قتل ہوا ہے** —

اس میں شک نہیں کہ اکثر مساجد میں بظاہر قتل دُرُود شریف پڑھنے کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ جبکہ دُرُود شریف تو محض آڑ ہوتا ہے۔ **اور** اصل مقصد ان گستاخِ رسُول کانگریسیوں کا سُنّیوں کو **قتل** کرنا — اور مساجدِ اہلسنّت پر قبضہ کرنا ہی ہوتا ہے —

سوچو تو سلوٹوں سے بھری ہے تمام رُوح ◆ دیکھو تو اک شکن بھی نہیں ہے لباس میں

ہر وقت، ہر جگہ، ہر پہلو سے — نئے نئے فتنے اُگلتے یہ ہیں
سُنّی ہی کو ختم کرنے کی — نئی تحریکیں چلاتے یہ ہیں
شیعہ سُنّی کے نام سے جھگڑے — کرتے ہیں — کرواتے یہ ہیں
رائے ونڈ، جھنگ، لاہور، کراچی — **قتل** سُنّی کو — کراتے یہ ہیں
سُنّی کو جب پائیں جوابی — پرچمِ امن اُٹھاتے یہ ہیں
حجاز پہ اہلِ سُنّت کا — قتل سے قبضہ کھاتے یہ ہیں
سُنّی مساجد تک پہ قبضہ — مکر و قتل سے جماتے یہ ہیں

حشر میں آگے آجائے گا
کیا **کھوتے** کیا پاتے یہ ہیں

انیس احمد نوری

[1] اے فساد کا نتیجہ یہ نِکلا کہ شیعوں نے ایم کیو ایم کے نام سے اپنی تنظیم قائم کی کہ ہر دو جانب سُنّی ہی **قتل** ہو رہے ہیں۔

مکر ہفتم : اگر کفریہ عبارات کی بات اِن گستاخِ رسُول **دیوبندیوں** کے مناظر عالم تک پہنچتی ہے ـــــ تب **دیوبندی** مناظر دیگر بہلانے بازیوں سے کام نہیں لیتا ـــــ **بلکہ** بیباکانہ طور پر کہتا ہے کہ یہ عبارات ہمارے بزرگوں کی ہیں ـــــ ایک لفظ یا ایک حرف بھی کسی سُنّی کا اِس میں شامل کردہ نہیں ـــــ **بس** فرق اتنا ہے کہ آپ حضرات یعنی سُنّی حضرات اِن عبارات کو توہینی عبارات ثابت کرتے ہیں ـــــ اور ہم **دیوبندی** اِن عبارات کو حضور صلعم کی شان میں تعریفی سمجھتے ہیں ـــــ اور ویسے بھی سُنّیوں کو خود بھی سوچنا چاہیئے کہ اتنے بڑے عالم ہو کر کیا وہ حضور صلعم کو گالی دے سکتے ہیں؟

جواب :- اگر حقیقت میں حضور علیہ السّلام کے علم شریف کو بچّوں، پاگلوں، تمام جانوروں اور درندوں جیسا علم سمجھنا ـــــ بقول **دیوبندیوں** کے حضور انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شانِ پاک میں تعریفی جملہ ہے ـــــ تو پھر کیا وجہ ہے کہ علماءِ اہلِ سُنّت دورانِ مناظرہ اور کتب میں وہی تعریفی جملہ خود اُسی گلیسر یعنی جس نے ـــــ حفظ الایمان نامی کتاب میں تحریر کیا ہے ـــــ اُسی اشرف علی تھانوی کی شان میں کہنے **یا** لکھنے کی اجازت مانگنے پر **دیوبندی** مولویوں کی بولتی پر صدمہ آجاتا ہے؟ ـــــ اور کیوں چپ سادھ لیتے ہیں ـــــ؟

بلکہ بارہا کا مشاہدہ ہے کہ جب بھی **دیوبندیوں** کے سامنے یہ کہا جاتا ہے کہ مولینا اشرف علی تھانوی کو کُل علم یعنی جتنا علم اللہ تعالیٰ کو ہے اتنا علم تو تھا نہیں۔ رہا بعض علم تو اِس میں اشرف علی تھانوی کی ہی کیا خصُوصیّت ہے ایسا علم تو بچّوں، پاگلوں دیوانوں، بلکہ دنیا کے ہر ہر جانور (کتّے، سُوّر، پاخانے کے کیڑوں) اور درندوں کو بھی حاصل ہے ـــــ اگر نہیں ہے تو وجہ فرق بیان کیا جائے ـــــ

تب وہ غصّہ سے لال پیلے ہو کر کہتے ہیں کہ اتنے بڑے عالم کو گالیاں بکتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی ـــــ؟ ـــــ اور جب اُسی اشرف علی تھانوی کی کتاب حفظ الایمان میں حضور انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شانِ پاک میں **وہی** گالی لکھی دکھاتے ہیں ـــــ تب کئی بار اُس عبارت کو آگے اور پیچھے سے پڑھ کر کمال بے حیائی سے کہتے

ہیں کہ حضور صلعم کی شان میں مولینا اشرف علی تھانوی نے جو الفاظ کہے اور لکھے ہیں تو تعریف کی نیت سے لکھے ہیں ___ اگر یہ عبارت توہینی ہوتی تو کیا ایسی بات! اِتنے بڑے عالم کے مُنہ یا قلم سے نکلتی ___؟ ___ اور جب اُن سے دریافت کیا جائے کہ ابھی ذرا دیر پہلے تو یہی الفاظ اشرف علی تھانوی کے حق میں توہینی تھے ___ اَب کس وجہ سے یہ عبارت تعریفی ہوگئی ___؟ ___ رہا بڑا عالم ہونا ___ وہ بھی بتا دیا جائے کہ وہ کتنا بڑا عالم تھا ___؟ ___ کیا شیطان سے بھی بڑا عالم تھا ___؟ ___

سُنو! سُنو! اور غور سے سُنو! اگر یہی عباراتی الفاظ ساری **دنیا** کے **دیوبندی** مولویوں کو کہنے کی اجازت بھی اگر **دیوبندی** مولوی دیدیں **تب** بھی یہ عبارات حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شانِ پاک میں گستاخانہ ہی کہلائیں گی، اور قرآنِ مقدس کی سیکڑوں آیات کے حکمِ کفر کی گرفت سے نہیں بچ سکتیں ___ کہ قرآنِ حکیم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شانِ پاک میں معمولی ہلکے لفظ تک پر ___

وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ پہلے ہی سے بغور سُنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے ___

سورۃ بقرہ آیت ۱۰۴

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۝ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مُسلمان ہو کر ___

سورۃ توبہ آیت ۶۶

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ ۝ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ اُنہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور اُنہوں نے کُفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہو گئے ___

سورۃ توبہ آیت ۷۴

دیوبندیوں کی گُستاخیوں کے مُقابلے میں کتنی معمولی بات ہے کہ "محمد غیب کیا جانیں" ___ کہنے پر اللہ ربُّ العزّت نے اُن کی قسم کا بھی اعتبار نہیں کیا ___ اور صاف کہدیا کہ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اسلام لانے کے بعد ___ حضور علیہ السّلام کی غیبی بات کہ اُونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے ___ اُس پر ایک شخص بولا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بتاتے ہیں کہ اُونٹنی فلاں جگہ ہے، "محمد غیب کیا جانیں" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم)

اور گستاخ رسُول دیو بندیوں کے بزرگ سرحد کے مُسلمانوں کے قاتل اسمٰعیل دہلوی تقویتُ الایمان میں اللہ تعالیٰ کی عطا سے بھی علمِ غیب حضُور علیہ السّلام کو ماننا شرک بتاتے ہیں۔ بُراھین قاطعہ میں خلیل احمد لکھتے ہیں کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصّہ ہے ـــــ اور اشرف علی تھانوی نے حضُور علیہ السّلام کو حفظُ الایمان میں علمِ غیب ماننا بھی تو ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ ایسا علم غیب تو ہر بچّے ہر پاگل دیوانے ہر ہر جانور اور درندوں کو بھی حاصل ہے اِس میں حضُور کی کونسی خصُوصیت ہے ـــــ معاذ اللہ ـــــ

علمِ نبی کو بچّوں پاگل ◆ جانور جیسا گاتے یہ ہیں

دیو بندی عباراتِ کفریہ اگر دیو بندیوں کے نزدیک غیر کفریہ اور تعریفی عبارات پر مشتمل ہیں تو پھر نوّے سال سے آج تک اِن عبارات کو قرآنِ حکیم سے غیر کفریہ کیوں ثابت نہ کر سکے ـــــ؟ اور اگر آج تک ثابت نہ کر سکے تو اَب کوئی دنیا کا دیو بندی قرآن حکیم سے ثابت کرے کہ ایسے الفاظ بولنے کی قرآنِ حکیم نے اجازت دی ہے ـــــ

یاد رہے کہ شیطان اور شیطان کے بندے قیامت تک بھی کفریہ عقائد کو غیر کفریہ قرآنِ حکیم سے ثابت نہیں کر سکتے ـــــ اور نہ اپنے عُلماء کو وہی الفاظ لکھنے کی اجازت دیں گے ـــــ ہو جس سینے میں ایسا بغض پھٹ جائے تو بہتر ہے

بلکہ دنیا کا کوئی سربراہِ مُملکت، وزیر، مجسٹریٹ، کمشنر، ایس پی، صُوبہ دار حتیٰ کہ سپاہی بھی خود کو علم میں پاگلوں، جانوروں، درندوں، (کتّوں، سؤروں) جیسا یا علم میں اُن کا ہمسر کہلانا پسند نہیں کریگا ـــــ بلکہ وہ حاکم جو خود بھی گستاخِ رسُول دیو بندی عقیدہ کا ہو گا وہ دیو بندی مولویوں کی نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیگئیں سڑی سڑی گالیوں کو تعریف کے کلمات کہے گا ـــــ مگر خود کو وہ بھی نہیں کہنے دیگا ـــــ

جب کہ میرے پیارے اسلامی بھائیو! ـــــ اللہ ربُّ العزّت نے اپنے محبوبِ اعظم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے گستاخ کو قرآنِ حکیم میں اپنی توحید یعنی سُورۃ اخلاص سے قبل سُورۃ لہب میں گستاخِ رسُول کے ۲ دونوں ہاتھ تباہ ہوں ہی نہیں بلکہ اُس کی جورو کو بھی خوب کھری کھری سُنائی ـــــ سُورۃ کوثر میں اَبتَر اور اسی طرح سُورۃ نون والقلم میں گستاخِ رسُول کے ۱۰ دس

خبیث عیبوں، خصلتوں کی نشاندہی کر کے اور آخری عیب زِنا سے پیدا ارشاد فرما کر ــــ گستاخِ رسُول کو اِس طرح کہنا ایمان والوں کیلئے اخلاقِ قرآن، اخلاقِ الٰہیہ **بلکہ** نماز کی حالت میں اُن باتوں کا ورد، وظیفہ مقرر فرمایا ــــ اور جیسا جیسا اللہ ربُّ العزّت نے اِن گستاخوں کو کہا وہ کہنا ایمانی اخلاق ٹھہرا یا کہ قرآنِ حکیم میں ایک سُورۃ کیا؟ ایک آیت بلکہ ایک لفظ بھی اخلاق سے ہٹ کر نہیں ــــ

میرے پیارے اسلامی بھائیو! اس اخلاقِ الٰہیہ پر جس مُسلمان نے عمل کیا بالقسم اُس نے فلاح حاصل کی اور نہ وہ ذلیل ہوا نہ رُسوا ــــ اور نہ اِنشاءاللہ تعالیٰ حضور علیہ السّلام کا غلام کبھی رُسوا، ذلیل ہوگا ــــ اور جس نے گستاخِ رسُول کو ایسا نہ سمجھا جیسا کہ اللہ ربُّ العزّت نے ارشاد فرمایا یعنی اخلاقِ الٰہیہ کو چھوڑا وہ ذلیل و رُسوا ہوا ــــ اور اسرائیل جیسوں کے ہاتھوں ذلیل ہوتا رہے گا ــــ اور کیوں نہ ہو کہ جب اس نے اپنے گلے سے اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی غُلامی کا پٹہ نکال پھینکا تو ظاہر ہے اس کا ابلیس کی طرح ذلیل و رسوا ہونا مُقدّر بنے گا ــــ

میرے اسلامی بھائیو! پھر یہ کتنی بے غیرتی کی بات ہے کہ گستاخِ رسُول مُرتد، واجب القتل کی گرفت کرنے کے بجائے خود گستاخِ رسُول کی نشاندہی کرنے والوں کو بُرا کہنا ــــ کہ دیکھو دیکھو! یہ مُسلمانوں میں انتشار پھیلانے والی بات کر رہا ہے ــــ وہ کم عقل یہ بھُول جاتا ہے کہ گستاخِ رسُول مُسلمان نہیں **بلکہ** وہ مُرتد، واجب القتل ہے ــــ اور تعجب کی بات یہ ہے کہ بے حِس بے غیرت اُن کی مکّاری میں آ بھی جاتے ہیں ــــ اور نشاندہی کرنے والی کتاب سے نفرت کر کے خود بھی گستاخوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ مُسلمانو کو اپنے نبی کی محبّت و غیرت عنایت فرمائے ــــ **کہ** اپنے دُشمن سے نبی کے دُشمن کو بدتر جانیں ــــ آمین آمین آمین

اِن کے سَو سَو کُفر گِنائیں ایک دو پہ بَل کھاتے یہ ہیں
گویا بقیہ کُفر پہ راسخ ہونا اپنا جتاتے یہ ہیں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

ماخوذ:- رسالہ پیشوا دہلی محرم نمبر جلد ا نمبر ۷ مورخہ ۸ جولائی ۱۹۲۶ء مطابق ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ ہجری

حجاز کے باسیوں کا قتلِ عام و غارت گری کے بعد قبروں کی بے حرمتی پر

جنۃ البقیع اور کربلا

نجدی و عراقی یزیدی

از پیکرِ تنظیم و تبلیغ حضرت مولینا مولوی عبد الماجد صاحب قادری بدایونی

محرم نمبر پیشوا کے لئے ایک ابن علی و بتول علیہما السلام کا مسلسل تقاضہ ہے کہ مضمون بھیجوں۔ مسلسل علالت و شکایت امراض کے سبب اعذار یک طرف۔ آج کل تو روحِ ایمان و عرفان اور حیاتِ عقیدت و محبت پر جو صدمہ ہے، اس نے نڈھال اور بیقرار ہی نہیں، بلکہ بسمل و پامال کر دیا ہے۔ آہ، ظالم و فاسق نجدیوں کے مہالک و مظالم نے ۶۱ھ کا محرم پھر ۱۳۴۰ھ میں پیشِ نظر کر دیا۔ کس زبان و قلم سے کہوں؟ اور لکھوں؟ کہ ۶۱ھ میں عراق کی سرزمین پر خاندانِ نبوت و شہزادگانِ فتوت کا خون خاک میں ملایا گیا۔ اور جسم پیوند زمین کیا گیا تھا۔ اور اب ۱۳۴۰ھ میں چودہویں صدی میں۔ وہی خون۔ اور وہی جسم۔ اور انہیں پاک جسموں کی نورانی ہڈیاں۔ حجاز میں۔ سرزمینِ مدینہ کے حدود میں۔ روضۂ مطہرہ کے سامنے۔ نانا جان کے روبرو۔ زمین سے نکالکر پھینک دی گئیں۔ قبروں پر ہل چلوا دیئے۔ قبے کٹھرے خاک میں ملا دیئے۔ یعنی عترت و ذریت رسول۔ اور رسول کے اصحاب۔ اور ہزاروں عاشقوں۔ اور ولیوں۔ اماموں کا نام نشان مٹا دیا۔ یہ ظلم کس نے کیا؟۔ نجدی یزیدیوں نے۔ یہ ستم کس نے ڈھایا؟۔ کتاب و سنت پر عمل۔ عمل و حکومت کرنیکا دعویٰ کرنیوالوں نے، یہ قیامت کس نے برپا کی؟۔ امن و اصلاح حجاز کے مدعیوں نے۔ لارڈ کچنر۔ ولائڈ جارج کی روح کی ترویج کرنیوالے کون ہوئے؟۔ نام نہاد مسلمان عامل الحدیث والکتاب مسلمان"۔ نجد کے وہ مسلمان جو اپنے سوا دنیا کو مشرک۔ کافر

سمجھیں ___ اور خالص توحید کے اجارہ دار بنیں ___ مگر اُن موحدین کا نام، نشان مٹیں جن کی سرفروشانہ مساعی سے عالم توحید آشنا ہوا ___ فَقُوْلُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ___

کیا دنیائے انسانیت و تہذیب میں ایسی بربریت وحشت و ظلم کی کوئی مِثال کسی نام کے ظالم سے ظالم مُسلمان بادشاہ کے عہد تظلّم کی مل سکے گی؟ لا واللہ ___ مجھے نجدی ایجنٹ اور ہندوستانی سعودی وہابی اگر زیادہ گالیاں، کوسنے دینے چاہیں تو سنیں کہ نجدی اپنے مظالم میں یزید لعنۃُ اللہ علیہ سے بھی ۲ دو قدم آگے ہیں ___ یزید بھی مدّعی توحید تھا عامل بالکتاب و السنّۃ ہونے کا دعویدار تھا ___ اُس نے بھی قتلِ امام عالیمقام علیہ و علی اباءہ السّلام کے لئے امن و اصلاح و دفع فساد کا اعلان و وعظ دیا تھا ___ مگر آہ مُردہ انسانوں کی "بے حرمتی" ___ اُن کی قبور کو برباد کر کے اُس سے بھی نہ ہوئی ___ اور جو کچھ بھی اُس نے کیا وہ امام کو مکّہ، مدینہ سے جُدا کر کے ___ یا ___ جُدا ہونے کے بعد ___ عراق کی سرزمین پر ___ نہ اُس سرزمین پر جہاں کے "کانٹے بھی کاٹے جانے ممنوع ہیں" ___ مگر اِن تباہ ایمان نجدیوں نے جو کچھ کیا وہ رسُولِ کریم کے جوار میں ___ مواجہہ حضرت محبُوبِ حق میں ___ خاص ارضِ مدینہ، اور مخصوص قطعہ مقدّسہ، جنّۃُ البقیع میں ___

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَار ___ دنیا کے کافر، نصرانی، متعصب، دشمنان اسلام غیر حربی حالت میں مقابر و مساجدِ اسلام و مسلمین کی تخریب سے حذر کرتے ہیں (دور رہتے ہیں) ___ مگر یہ عاملینِ حدیث، اَمن و اطمینان کے عہد میں، دھڑا دھڑ مساجد و مقابر مسمار کرتے چلے جاتے ہیں ___ اور ان بے حیاؤں کی چِتون میلی نہیں ہوتی ___ فَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن ___ عراقیوں میں کچھ وہ بھی تھے، اور کربلا کے کارزار میں ایسے بھی عراقی و شامی نکل آئے تھے۔ جنہیں بیکس سیّد مسافروں پر رحم آگیا تھا اور شقی سے سعید ہو گئے تھے ___ مگر اِن نجدی یزیدیوں میں ایک سے ایک بڑھ کر ظالم ہے ___ اور مسلسل قتل و غصب، فسق و فجور، ظلم و تعدی کے بعد بھی اِن میں ایک سعید رُوح، رحم و ایمان کی تڑپ انصاف و انسانیت کا جذبہ دکھانے والی نہیں ___ یزید نے جو کچھ کیا اوّل دِن سے بالاعلان کہہ کر ___ فوجی اجتماع کے ساتھ کیا ___

مگر اِن بُزدِل نجدیوں نے جو کچھ کیا فریب سے ___ مکر سے ___ جھوٹ بول کر ___ دغابازی کر کے کیا ___ کل کی بات ہے کہ ابنِ سعُود کے اعلانات گونج رہے تھے کہ میں حجاز میں شاہ بنکر رہنے کیلئے نہیں آیا ہوں ___ بلکہ فقط غدّار و ظالم شریف کے مظالم و جرائم کا خاتمہ کرنے کو بڑھا اور لپکا ہوں ___ رہی حجاز کی شاہی وہ جمہور کی ہوگی پھر اعلان دیا کہ مدینہ پاک کے آثار و شعائر محفوظ رہیں گے ___ مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ کس طرح تدریجی مگر مسلسل فریب کاری و دغابازی سے کام لیا گیا اور نصرانی اہلِ سیاست کے وعدے اور اُن کی جیسی چالیں چل کر ملّت کو پراگندہ ___ اُمّت کو منتشر ___ عظمت حرمین کو تباہ و برباد کیا ___ حجاز کا بادشاہ بھی بن گیا ___ اور اپنی نامقبول ___ اور ناجائز ملوکیّت کا سکّہ بھی چلانے لگا ___ اور تعصب و تقشف وہابیت کی اعتقادی و عادی گستاخیاں کر کے وقار و عظمت حرمین کو بھی ڈھانے لگا ___ تم نے سُنا ___ یا ___ نہیں؟ کہ حکم دیدیا گیا ہے کہ حاجیوں کی واپسی کے بعد گنبدِ خضریٰ اور شبکۂ مقدسہ جو بیکسوں کا سہارا ___ اور عاشقوں کے لئے نقاب چہرۂ حبیب ہے ___ چھپا دیا جائے ___ اس کا پہلا قدم یہ حکم امتناعی ہے ___ جو روضۂ مقدّسہ کی جالیوں (شبکہ) کو ہاتھ نہ لگانے، اور اس کعبۂ حقیقت، اور قبلہ کعبۂ عبادت کی طرف متوجہ ہو کر دُعا کرنے کے جبروت سی بڑھایا گیا ہے ___ **بتاؤ!** یزید، حجّاج بن یوُسف، یا شریف حسُین ___ کسی ظالم و جابر نے بھی ایسا کیا تھا؟ ___ اور ایسی مداخلت فی الاعتقادیات کر کے کوئی بھی شقی مدعی عمل کتاب و سُنّت ہُوا تھا ___؟ ___ میرا دِل جل رہا ہے اور میں ابنِ سعُود کو دعوت مُباہلہ لکھ رہا ہوں ___ اور نجدی یزیدیّت کو عراقی و شامی یزیدیّت سے موجودہ دَورِ ابتلا میں سخت تر جانتا ہوں ___ اور ہر اُس شخص سے جو محرم میں کربلا والے اماموں کے غم منائے التجا کرتا ہوں کہ وہ دعا کرے کہ نجدیوں سے امام عالیمقام شہیدِ کربلا کے جدِ فخرِ اوّلین و آخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضہ محفوظ رہے ___ اور دنیا سے یہ نشانِ رحمت نہ مٹنے پائے اور اسکے مٹانے کے آرزومند اصحاب فیل کیطرح مٹ جائیں ___ اے کربلا والوں کی پاک روحوں کہہ دو ___ آمین ___ جو قابل تھے دار و رسَن کے! ہاتھ میں انکے دار و رسَن ہے!

احکام دعوتِ طعام۔ کھانے پینے کی سُنّتیں

طبِ نبوی کی روشنی میں ہر سُنّت کے فوائد۔ اور سُنّت پر عمل نہ کرنے کے نقصانات۔ اور کب کیا کیا کھانا۔ کیا کیا پینا مُضر۔ حرام زہری اور مکروہات۔ بیماری اور تنگدستی کے اسباب۔ روزمرہ کے سیکڑوں گھریلو مسائل کے حل محبوبِ خدا کی محبوب غذائیں۔ دعوت کرنے اور دعوت میں جانے کے احکامات واحتیاطیں۔ آج کیا پکے گا؟ کا حل۔ اسی طرح اس کتاب کی دیگر اہم معلومات سے آگاہ ہونا ہر مسلمان مرد وخواتین خصوصاً نوجوان نسل کیلئے اس کا مُطالعہ بہت ضروری ہے، عام فہم زبان میں مقرر اور واعظین کیلئے علمی خزانہ۔ خوبصورت کتابت۔ اعلیٰ چھپائی اعلیٰ کاغذ/۶۶ نیوز پیپر/۳۶

تمہیدِ ایمان بآیاتِ قرآن

حضور سیدِ عالم محبوبِ ربُ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں امامِ اہلسنّت کی ایک جامع اور مدلّل تصنیف ہدیہ ۱۵/ نیوز پیپر ۱۰/=

داڑھی اسلام کا شعارِ عظیم ہے

داڑھی پر قرآن حدیث سے دل میں اترنیوالا عام فہم مضمون کے علاوہ کتاب کے آخر میں کلمۂ طیبہ کی عام فہم اور بہترین تشریح۔ اور قرآن وحدیث کے دلائل سے مسئلہ "حاضر وناظر" پر نادر فتویٰ جس کو ہر مسلمان کا پڑھنا بہت ضروری ہے۔ دو رنگہ چھپائی /۶

احکامِ عقیقہ اور بچوں کے اسلامی نام

والدین پر اولاد کے حقوق۔ احکامِ عقیقہ اور جدید انداز میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے بچوں کے اسلامی نام پر بہترین کتاب اعلیٰ کتابت سے مزین /۱۵ نیوز پیپر /۱۰

بہارِ عقیدت

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مولینا الشاہ احمد رضا خاں صاحب کے سلام پر تضمین دیدہ زیب کتابت اعلیٰ چھپائی قیمت ۲/۵۰ روپے

خوشخبری: تقسیم کرنیوالے خوش نصیب کو خصوصی رعایت دیجائے گی۔